﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۴۱
۲۴؍رجب ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۱۲؍اخاء ۱۳۸۰ ہجری شمسی

خزانوں کی کنجیاں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
گزشتہ رات میں سو رہا تھا کہ دنیا کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ میں دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہؓ مسلمانوں سے کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تو رخصت ہوگئے اور اب تم ان خزانوں کو حاصل کر رہے ہو۔

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب رؤیا اللیل)

امسال کونگو میں ۷۶ لاکھ ۵۰ هزار سے زائد افراد بیعت کر کے جماعت احمدیه مسلمه میں شامل هوئے

آئیوری کوسٹ میں ۲۱ لاکھ سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ ۶۵۳ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ۵۶۳ مساجد کا اضافہ ہوا۔

بورکینافاسو میں ۲۶ مختلف قوموں کے بیس (۲۰) لاکھ سے زائد افراد جماعت احمدیه میں داخل هوئے۔ ۱۱۷ مساجد کا اضافه هوا۔

غانا میں باره (۱۲) لاکھ تهتر هزار سے زائد بیعتیں۔ ۱۷ مساجد کا اضافه۔ غانا مساجد کی تعمیر میں سب سے آگے هے۔

نائیجیریا میں امسال تین لاکھ پانچ هزار افراد کی جماعت احمدیه میں شمولیت۔ ۷۵ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ۔ ۵۶ مساجد کا اضافه

سینیگال کی امسال کی بیعتوں کی تعداد دو لاکھ ۶۱ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔ گیمبیا میں الٰہی تائید کے عبرت انگیز نشانات

(گزشته ایک سال میں دعوت الی الله کے ثمرات کے تعلق میں کونگو، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، غانا، نائیجیریا سینیگال اور گیمبیا میں الله تعالیٰ کی نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات کا بیان)

قسط نمبر ۴

کونگو (CONGO)

حضور ایدہ اللہ نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

کونگو میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عظیم الشان کامیابیاں ہوئی ہیں۔ یہ بہت مشکل علاقہ ہے اور افریقہ کا وسط کہلاتا ہے۔ گزشتہ سال ان کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ چودہ (۱۴) ہزار تھی۔ اس کے مقابل پر امسال انہیں ۷۶ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق عطا ہو چکی ہے۔ وہاں آباد ۲۶ اقوام کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ 425 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ان بیعت کرنے والوں میں ۷۲ لاکھ سے زائد لوگ عیسائیت سے احمدی ہوئے ہیں اور بقیہ چار لاکھ مسلمانوں میں سے یا لامذہب لوگوں سے آئے ہیں۔ تو یہ عیسائیت کے مقابل پر حیرت انگیز کامیابی ہے اور محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نئے علاقے جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اس میں صوبہ باکونگو (Ba-Congo) میں احمدیت برائے نام تھی۔ مگر امسال خدا کے فضل سے باقی اگلے صفحه پر ملاحظه فرمائیں

اگر رسول الله ﷺ پر تبلیغ فرض هے تو آپؐ کے پیچھے چلنے والے جتنے غلام هیں سب پر اسی طرح فرض هے

اس زمانے میں جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی نعمت عطا ہوئی ہے اور تبلیغ کے ذریعہ ہی دین کو غلبہ عطا ہوگا

آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی غیر معمولی حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

حضرت مسیح موعود علیه السلام کے ایک مبشر رؤیا کا تذکرہ جس کا اطلاق آج کل کے زمانه پر ہوتا ہے۔ دعا کریں که خدا اسے بڑی شان سے پورا فرمائے

(خلاصه خطبه جمعه ۲۸؍ستمبر ۲۰۰۱ء)

(لندن۔ ۲۸؍ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صفات باری تعالیٰ کے مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے سورۃ المائدہ کی آیت ۶۸ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ یہ آیت آنحضرت ﷺ کو تبلیغ کا حکم دے رہی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ پر تبلیغ فرض ہے تو آپؐ کے پیچھے چلنے والے جتنے غلام ہیں سب پر اسی طرح فرض ہے۔ آپؐ کے صحابہؓ کثرت سے تبلیغ کرنے والے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس زمانے میں جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی نعمت عطا ہوئی ہے اور تبلیغ کے ذریعہ ہی دین کو غلبہ عطا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی شدید خطرناک حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص حفاظت کے واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ کی غلامی میں، آپؐ کے فیض سے مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص حفاظت عطا ہوئی۔ اس سلسلہ میں بھی حضور ایدہ اللہ نے کئی ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعات بیان

باقی صفحه نمبر ۱۱ پر ملاحظه فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء از صفحہ اوّل

۲۱ لاکھ کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں اور یہ سارے لوگ عیسائیت سے مسلمان ہوئے ہیں۔ صوبہ Equteur کے اس علاقہ میں جو کہ صوبہ بانڈُوو کے ساتھ لگتا ہے، پہلے ایک بھی احمدی نہ تھا اور اب اللہ کے فضل سے دس لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

صوبہ بانڈوو کے ایک علاقہ مَنگائی (Mangai) میں بھی پہلے خال خال احمدی تھے۔ اب خدا کے فضل سے پچاس گاؤں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور ۲ لاکھ ۷۵ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ان لوگوں نے کہا ہے: اب ہم مسجدیں بنائیں گے، آپ ہمیں ایک مرکزی مبلغ دیدیں جو ہماری تربیت کر سکے۔

طاہر منیر بھٹی صاحب مبلغ کونگو لکھتے ہیں کہ جب لوگوں کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب "کشتیٔ نوح" سے ہماری تعلیم کا کچھ حصہ سنایا جاتا تو لوگ روتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اسلام کی تعلیم کتنی اچھی ہے اور ہم کیا سمجھتے رہے۔ اُن کے اصرار پر دو دو تین تین گھنٹے تک "کشتی نوح" کا درس دیا گیا۔ سنانے والا تھک جاتا تھا لیکن یہ لوگ خاموشی سے بیٹھے سنتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے بھی ایک دفعہ گورنمنٹ کالج میں اس کا تجربہ ہوا۔ میرے ایک غیر احمدی بڑے طاقتور، مضبوط، بااثر دوست تھے۔ ان کو مَیں نے کشتیٔ نوح سے ہماری تعلیم کا حصہ سنانا شروع کیا۔ وہ سنتے سنتے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ جس شخص کی تحریر ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

بشارت احمد ملک صاحب مبلغ کانگو لکھتے ہیں کہ: جب تبلیغ کے لئے صوبہ باکونگو کے علاقہ مٹادی (MATADI) پہنچے تو وہاں کا لوکل امام بہت بدتمیزی سے پیش آیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگوں کو انڈیا، پاکستان اور تنزانیہ سے نکال دیا گیا ہے اور وہاں ایک بھی احمدی نہیں ہے۔ اس لئے اب آپ یہاں گھس آئے ہیں، مَیں آپ کو ڈنڈے مار مار کر یہاں سے بھگا دوں گا۔

اس پر ہمارے مبلغ نے انہیں سمجھایا کہ آپ احمدیت کے بارہ میں درست معلومات نہیں رکھتے، کسی نے انتہائی غلط باتیں آپ کو بتائی ہیں، ان ممالک میں تو جماعت غیر معمولی ترقی کر رہی ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ ہندوستان میں گزشتہ سال دو کروڑ احمدی ہوئے ہیں اور آپ وہاں سے ہمارے نکل بھاگنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اور اب آپ نے جو یہ دھمکی دی ہے کہ اپنے علاقے سے ڈنڈے مار مار کر نکال دیں گے، ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ احمدیت غالب آنے کے لئے وجود میں آئی ہے اور یہی فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے۔ اب ہم آچکے ہیں اور ہرگز نکلنے والے نہیں۔

اس پر مولوی نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ کیا۔ اُس کا خطبہ سن کر چند لوگ تحقیق کے لئے آئے اور لٹریچر لے گئے۔ اگلے روز ان سب نے بیعت کر لی۔ اب اس مولوی سے تنگ آچکے ہیں۔ خدا نے اس مولوی کے چنگل سے بچانے کے لئے احمدیوں کو بھیج دیا۔ اور الحمد للہ کہ اب اس علاقے میں جہاں سے مولوی نے باہر نکالنے کی دھمکی دی تھی، سترہ (۱۷) لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

آئیوری کوسٹ (Ivory Coast)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۶۵۳ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۱۱۵ مقامات پر باقاعدہ نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۵۶۳ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ جن میں سے گیارہ انہوں نے تعمیر کی ہیں اور ۵۵۲ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں احمدیہ مساجد کی کل تعداد ۲۵۶۶ ہے۔ ان کے تبلیغی مراکز کی تعداد چھ کے اضافہ کے ساتھ ۳۷ ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال آئیوری کوسٹ میں تبلیغی مہمات کے دوران ۴۶۹ (چار سو انہتر) چیفس احمدی ہوئے۔ اور ۶۲۲ آئمہ نے قبولِ احمدیت کی توفیق پائی ہے۔ ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱ لاکھ سے آگے بڑھ چکی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں SOCEABE (سوسے آبے) میں ہمارے مبلغین تبلیغ کیلئے پہنچے اور امام مہدی کی آمد کا اعلان کیا تو اس گاؤں کے بانی YAHYA DIABATE یحییٰ جباتے صاحب نے کھڑے ہو کر اپنی رویا بیان کی کہ ایک رات انہوں نے انتہائی شمالی اُفق پر تقریباً دو بجے صبح ایک روشنی ابھرتی ہوئی دیکھی۔ پھر ایک ہر ہفتہ بعد ایک روشنی جنوبی اُفق کی طرف سے نمودار ہوئی۔ اس گاؤں کے چیف نے اپنی یہ خواب علماء کے سامنے بیان کی تو اُن علماء نے جواب دیا کہ تمہیں بہت بڑی خوش خبری ملنے والی ہے۔

اس خواب کے کچھ ہی دنوں بعد جب احمدی مبلغین کا وفد اس گاؤں میں پہنچا اور امام مہدی کی خبر اُن کو سنائی گئی تو خوشی کے مارے اچھل پڑے۔ وہ لوگوں کے سامنے آئے اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہی وہ خوش بختی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے شمال اور جنوب کی طرف سے نمودار ہونے والی روشنی کی صورت میں مجھے خبر دی تھی۔ میں اس صداقت کو قبول کرتا ہوں اور جو تم میں سے قبول کرنا چاہئے اُسے یقین دلاتا ہوں کہ احمدیت خدا تعالیٰ کی طرف سے بھجوائی گئی خوش بختی ہے اسے قبول کر لیں۔ اس گاؤں کے ایک ہزار آٹھ سو افراد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں مورلا جُولا سو MORLA DIOULASSO جو کہ داباکالا DABAKALA شہر کے نواح میں واقع ہے۔ دورانِ تبلیغ ہمارے مبلغ مکرم عمر معاذ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض آیات کی تفسیر پیش کی۔ اس پر گاؤں کے امام الحاج محمود گرانبوتے صاحب عش عش کر اُٹھے اور کہنے لگے کہ صرف یہ تفسیر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی علامت ہے مجھے یہ تفسیر مہیا کی جائے۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد ہی اُن کو یہ تفسیر بھجوادی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کے دونوں بڑے اماموں نے اپنے چھ ہزار متبعین سمیت بیعت کی توفیق پائی اور اب یہ دونوں امام اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

مکرم عامر ارشاد صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ: مئی ۲۰۰۱ء کو ریجن کوردگو کے ایک بڑے گاؤں کاسیرے میں جس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کے بعد وہاں کے دو سرگرم کارکن بریما بالی صاحب اور بکاری جاراسوبا صاحب نے بیان کیا کہ ہم احمدیت قبول کرنے سے قبل اردگرد کے دیہاتوں میں جاکر لوگوں کو خبردار کیا کرتے تھے کہ احمدیوں سے ہوشیار رہو وہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اب احمدیت قبول کرنے کے بعد ہم نے اصل سچائی کو پہچان لیا ہے۔ اور اب ہمارا یہ حال ہے کہ اگر ہمارے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں تب بھی ہم احمدیت سے نہ ہٹیں گے۔

اس جلسہ کے بعد مولویوں کا ایک گروہ جو ۱۰ افراد پر مشتمل تھا یہاں پہنچا تو ان دونوں نوجوانوں نے ان سے کہا کہ جب احمدی یہاں جلسہ کرنے آئے تھے تو ہم نے تمہیں اس میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ تب تو تم نے انکار کیا تھا اور اب جب کہ وہ چلے گئے ہیں تو تم آئے ہو۔ اس کا مطلب ہے تم جھوٹے ہو اور احمدی سچے ہیں۔ اگر تم سچے ہوتے تو اُن کی موجودگی میں آتے۔ اب ہم پر احمدیت کی حقیقت واضح ہو چکی ہے ہم کبھی احمدیت نہیں چھوڑیں گے اب تم یہاں سے چلے جاؤ۔

یہاں سے ناکامی کے بعد مولویوں کا یہ وفد ایک احمدی گاؤں پنوورو (PINVORO) پہنچا اور مسجد میں تقریر شروع کی اور جونہی احمدیت کے خلاف بولنے لگا سارے لوگ مسجد سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تم احمدیت پر حملہ کرنے آئے ہو تو ہم تمہیں ہرگز اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ گروہ ذلیل و خوار ہو کر واپس چلا گیا۔

بورکینا فاسو (BORKINA FASO)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال یہاں ۱۱۴۔ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ علاوہ ازیں ۱۱۷ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۱۱۷۔ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۳۔ انہوں نے تعمیر کی ہیں باقی ۱۰۴ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ اس وقت بورکینا فاسو میں احمدیہ مساجد کی کل تعداد ۲۰۱۲ ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب دیکھیں پاکستان میں چند احمدی مساجد شہید کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کتنی برکت دی ہے کہ ہزارہا مسجدیں ایک ایک سال میں مل رہی ہیں۔

بورکینا فاسو میں آباد ۲۶ مختلف قوموں کے بیس لاکھ سے زائد لوگ دوران سال جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

وہابی علماء نامراد واپس لوٹے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ڈوری ریجن کے گاؤں کوریا باغ میں وہابیوں نے جماعت کے خلاف جلسہ کیا۔ اس جلسہ میں جماعت پر جھوٹے الزامات لگانے شروع کئے تو اس جلسہ میں موجود ایک احمدی عالم الحاج ھادی کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہا کہ آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ پھر کیوں جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ آپ اس بھرے مجمع میں اللہ کی قسم کھائیں کہ امام مہدی جن کو ہم مانتے ہیں جھوٹے ہیں۔ اس پر وہ وہابی مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ قسم کھائیں کہ آپ کے امام مہدی جن کو آپ مانتے ہیں وہ سچے ہیں اور خدا کے نبی ہیں۔ اس پر احمدی امام نے بھرے مجمع میں تین مرتبہ قسم کھائی کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ السلام خدا کے سچے مامور ہیں اور مہدی موعود ہیں۔ اس پر وہابی مولوی خاموش ہو گئے اور انہوں نے مقابل پر قسم کھانے کی جرأت نہیں کی اور علاقے پر ایک رعب طاری ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کثرت سے بیعتیں شروع ہو گئی ہیں۔

مخالفین جماعت نے ٹنکوڈوگو ریجن بورکینا فاسو میں ایک مذہبی پروگرام کیا جس میں مراکش اور تیونس سے آئے ہوئے تبلیغی جماعت کے افراد بھی شامل ہوئے۔ ایک سیشن جماعت کے خلاف رکھا گیا جس کا عنوان تھا "احمدیت کا حقیقی چہرہ"۔ اس سیشن میں صرف ایک مقرر سلیمان نے خطاب کرنا تھا۔ لیکن جب یہ صاحب مقررہ وقت پر نہ پہنچے تو لوگوں کو پریشانی ہوئی کچھ دیر بعد ان کی طرف سے پیغام آیا کہ وہ نہیں آسکتے کیونکہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ اس طرح جماعت کے خلاف ان کا پروگرام دھرے کا دھرا رہ گیا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

تقریر برموقع انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء

ہستیٔ باری تعالیٰ

(مرزا وسیم احمد ۔ ناظر اعلیٰ ۔قادیان)

خاکسار ہستیٔ باری تعالیٰ کے موضوع پر مختصر پیرائے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہے یعنی مجھے یہ بیان کرنا ہے کہ وہ عظیم الشان ہستی جو سربفلک اور ہیبت ناک پہاڑوں کے پس پردہ جلوہ فرما ہے، جو آسمان کی نیلگوں فضاؤں اور ہر وقت سرسراتی ہوئی ہواؤں ، دن رات کے ایک ایک لحہ میں اپنا خوبصورت چہرہ دکھاتی رہتی ہے۔ جو لاکھوں مربع میل میں پھیلے ہوئے بیکراں سمندروں کی وسعتوں میں کارفرما ہے۔ وہ جو ساری کائنات کو پیدا کر کے اس کی ربوبیت اور پرورش کے سامان مہیا کرنے والی ہے اور جس نے ہماری دنیا جیسی لاکھوں دنیائیں پیدا کر رکھی ہیں، کیا وہ واقعی طور پر موجود ہے؟

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جس انسان کی فطرت اور نیچر میں خدا تعالیٰ نے اپنی ہستی کا اقرار ریکارڈ کیا ہوا ہے وہی انسان آج کی مادّی چمک دمک اور سائنسی اکتشافات سے مسحور ہو کر خدا کی ہستی کا ہی منکر ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ یہ ساری صلاحیتیں اُس کو اُسی برتر ہستی نے عطا کی ہیں۔ ورنہ انسان اپنی حقیقت میں لاشئے محض ہے۔ ایک سانس کے اوپر یا نیچے ہو جانے سے یا تو عالم وجود میں آجاتا ہے یا پھر عالم فنا میں چلا جاتا ہے۔ خود انسانی فطرت میں ہستیٔ باری تعالیٰ کا ایک ثبوت ہے کہ کٹر سے کٹر دہریہ انسان پر جب کبھی مصیبت کی گھڑی آتی ہے تو وہ بے اختیار خدا کو پکارنے لگ جاتا ہے۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تعلیم حاصل کر رہے تھے تو ان کے ساتھ ایک دہریہ بھی پڑھتا تھا۔ ایک مرتبہ اچانک زلزلہ آیا تو بے اختیار اس کے منہ سے رام رام کے الفاظ نکل گئے ۔ حضرت میر صاحبؓ نے اس سے پوچھا کہ تم تو خدا کی ذات کے منکر ہو پھر تم نے رام رام کیوں کہا؟ تو اس نے جواب دیا مجھ سے غلطی ہو گئی۔ لیکن ہم پھر کہتے ہیں کہ یہی وہ غلطی ہے جو ہر منکر خدا سے ایسے وقت میں ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ یہ فطرت کا تقاضا ہے۔ قرآن مجید نے اس فطری تقاضا کا ذکر اس طرح فرمایا ہے کہ:

﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِی اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ . قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا﴾

(الاعراف آیت ۱۷۳)

ترجمہ: اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں میں سے ان کی اولادوں کو لیا اور ان کو اپنی جانوں پر گواہ ٹھہرایا (اور پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں! ہاں! ہم (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں۔

گویا ہستیٔ باری تعالیٰ کا اقرار فطرت انسانی کا ایک حصہ اور لازمہ ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ آج کل کی مادی چکاچوند اور سائنسی ترقی نے انسان کے اندر ایک جاہلیت والا تکبر پیدا کر دیا ہے کہ ہمیں خدا کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خدا ہے ہی نہیں تاکہ مذہبی اور اخلاقی طور پر جو پابندیاں عائد ہوتی ہیں ان سے آزاد اور بے باک زندگی گزاری جا سکے ۔ چنانچہ کمیونسٹ خیالات کے شاعر گوپال مِتّل نے کہا کہ۔

فطرت میں آدمی کے ہے مبہم سا ایک خوف
اس خوف کا کسی نے خدا نام رکھ دیا !

لیکن خدا تعالیٰ کی ہستی کو مبہم سا خوف قرار دینے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت اس خوف میں کیسے مبتلا ہو گئی؟ چند انسانوں کو تو واہمہ ہو سکتا ہے لیکن ساری دنیا اور دنیا کے سب مذاہب اس واہمہ پر کیسے متفق ہو گئے؟ سچ تو یہ ہے کہ خدا کی ہستی کے منکر یا اس کے وجود کو واہمہ قرار دینے والوں کی تعداد نہایت ہی قلیل ہے اور وہ بھی ایسے افراد ہیں جنہیں یا تو متعصب مذہب پرستوں کی طرف سے تکالیف پہنچیں یا پھر ایسے لوگ ہیں جو روحانی اور اخلاقی اقدار سے گریز کر کے مادر پدر آزاد زندگی گزارنا چاہتے ہیں ۔ ورنہ حقیقت میں کل مذاہب عالم اس بات پر متفق ہیں کہ ایک بالا ہستی موجود ہے جس نے کل جہان کو پیدا کیا۔ مختلف ممالک اور مختلف حالات کے باوجود جس قدر تاریخی مذاہب ہیں سب خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں گو خدا کی صفات کے متعلق ان میں اختلاف ہو تو ہو مگر خدا کی ہستی پر متفق ہیں۔

موجودہ مذاہب یعنی اسلام، مسیحیت ، یہودیت ، بدھ ازم، سکھ ازم، ہندوازم اور زرتشتی مذہب سب کے سب ایک اللہ ، خدا ، الوہیم، پرمیشور، پرماتما، واہگورو یا نروان کے قائل ہیں اور جو مذاہب دنیا کے پردے سے مٹ چکے ہیں ان کے متعلق بھی آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے کہ سب کے سب ایک خدا کے قائل تھے۔ اسی حقیقت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے کہ :

﴿اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى . صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰى﴾(سورۃ الاعلیٰ :۲۰) ۔ یعنی یہ بات کہ خدا تعالیٰ کی ذات کا اقرار کرنے والے اور پھر اس کا سچا فرمانبردار بننے والے ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے آئے ہیں اور اس تعلیم کی سچائی کا ثبوت یہ ہے کہ یہ بات تمام مذاہب میں مشترک ہے۔ پہلے صحیفوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے اور حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام نے جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی اس میں بھی یہی بیان ہے۔

پس مذاہب عالم خواہ وہ امریکہ کے الگ تھلگ براعظم میں پیدا ہوئے ہوں یا افریقہ کے جنگلوں میں، خواہ روم میں یا انگلستان میں، خواہ جاوا سماٹرا میں یا سائبیریا و منچوریا میں، ان سب کا خدا کی ذات پر اتفاق ہونا اور وہ بھی ایسے وقت میں جبکہ آج کل کے زمانے کی طرح ذرائع ابلاغ بھی نہیں تھے پھر مختلف المذاق اور مختلف الرسوم اور ایک دوسرے سے ناآشنا ممالک میں ایک عقیدہ پر متفق ہونا یقیناً خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ من گھڑت باتوں اور ڈھکوسلوں میں تو دو آدمیوں کا اتفاق ہونا بھی مشکل ہوتا ہے۔ پھر کیا اس قدر قوموں اور ملکوں کا اتفاق جو آپس میں کوئی تبادلۂ خیالات کے ذریعہ بھی نہ رکھتی تھیں اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ عقیدہ ایک امر واقعہ ہے جسے خصوصاً اسلام نے کھول کر بیان کر دیا ہے ۔ اہل تاریخ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جس مسئلے پر مختلف اقوام کے مؤرخ متفق ہو جائیں اس کی راستی میں شک نہیں کرتے ۔ پس جب ہستی باری تعالیٰ پر ہزاروں لاکھوں قوموں نے اتفاق کیا ہے تو کیوں نہ یقین کیا جائے کہ کسی جلوہ گر کو دیکھ کر ہی ساری دنیا اس خیال کی قائل ہوئی ہے۔

اسی ضمن میں قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے قبل آنے والے انبیاء کا نام بنام ذکر کر کے فرمایا ہے کہ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ﴾(الانعام:۹۱)۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی۔ پس تو ان کے طریق کی پیروی کر۔

اس آیت کریمہ میں اور اس سے قبل کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس قدر نیک اور پاک لوگ جس بات کی گواہی دیتے ہیں وہ مانی جائے، یا وہ بات جو دوسرے ناواقف لوگ کہتے ہیں جن کے چال چلن کا ان نیک لوگوں کے چال چلن سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ سیدھی سی بات ہے کہ انہی لوگوں کی بات کو وقعت دی جائے گی جو اپنے چال چلن اور اپنے اعمال سے دنیا پر اپنی نیکی اور پاکیزگی کا سکہ جما چکے ہیں۔ اس لئے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ انہی کی پیروی کرے اور ان کے مقابل پر دوسرے لوگوں کی بات کا انکار کرے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جس قدر بھی راستباز اور نیک لوگ آئے اُن سب نے اس بات کی گواہی دی کہ اس دنیا کی خالق و مالک ایک بالا ہستی ہے جسے مختلف زمانوں میں پرمیشور، God یا اللہ لکھا گیا ہے۔

چنانچہ ہندوستان کے راستباز رامچندرؑ، کرشنؑ، ایران کے زرتشت، مصر کے موسیٰ، ناصرہ کے مسیحؑ، پنجاب کے بابا نانکؒ اور سب راستبازوں کے سرتاج حضرت محمد عربی ﷺ جنہیں آپؐ کی قوم نے بچپن ہی سے صادق اور امین کا خطاب دیا تھا۔ جنہوں نے برملا اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾(یونس :۱۷) میں نے تم میں اپنی عمر گزاری ہے کیا تم میرا کوئی جھوٹ ثابت کر سکتے ہو؟ اور آپؐ کی قوم کوئی اعتراض نہ کر سکی۔ اور ان کے علاوہ ہزاروں راستباز جو وقتاً فوقتاً دنیا میں ہوئے ہیں یک زبان ہو کر اعلان کر رہے ہیں کہ ایک خدا ہے اور ہم نے اس سے ملاقات کی ہے اور وہ ہم سے ہمکلام ہوا ہے ۔ اور پھر اس دعوے کے ساتھ انہوں نے وہ صدق و ثبات دکھلایا کہ دنیا کا بڑے سے بڑا فلاسفر بھی ایسا استقلال نہ دکھلا سکا ۔ ان راستبازوں نے راہ خدا میں اپنی راستبازی کی خاطر ہزاروں تکلیفوں کو برداشت کیا لیکن ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ ان کے قتل کے منصوبے کئے گئے ۔ ان کو وطنوں سے بے وطن کر دیا گیا، ان کو گلیوں اور بازاروں میں ذلیل کیا گیا اور کل دنیا نے قطع تعلق کر لیا۔ مگر انہوں نے اپنی بات نہ چھوڑی اور نہ یہ کیا کہ لوگوں کی خاطر جھوٹ بول کر اپنے آپ کو عذاب سے بچا لیتے ۔ جب دنیاوی محققین ایک بات کی تحقیق کر کے اپنا نظریہ پیش کرتے ہیں یا سیاح چند ملکوں کے بارہ میں کچھ باتیں بیان کرتے ہیں اور جغرافیہ دان چند ملکوں اور شہروں کے بارہ میں لکھتے ہیں تو ہم سب ان کی باتوں کو مان لیتے ہیں تو پھر ایسے صادق اور قابل اعتبار لوگ یک زبان ہو کر جب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی، اُس کی آواز سنی اور اُس کے جلوے کا مشاہدہ کیا تو ان کے قول کا انکار کرنے کی کسی کے پاس کیا وجہ ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر عینی گواہی دینے والے وہ لوگ ہیں جن کی سچائی روز روشن کی طرح عیاں ہے اور یہ ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں بزرگ ہیں جو اپنے عینی مشاہدہ اور چشمدید گواہی سے خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے ان ہزاروں راستبازوں کی گواہی کسی صورت میں بھی ردّ کے قابل نہیں ہو سکتی۔

☆......☆......☆......☆

دنیاوی لحاظ سے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہوتا ہے یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر فعل کا ایک فاعل یعنی کرنے والا ہوتا ہے۔ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ روٹی خود بخود نہیں بنتی بلکہ ماں یا نانبائی یا بیکر اس کو بناتا اور تیار کرتا ہے۔ کاغذ، قلم، کپڑا، میز، کرسی اور بڑی بڑی بلڈنگیں خود بخود نہیں بن جایا کرتیں بلکہ ان کے بنانے میں سینکڑوں اور ہزاروں ہاتھوں کا دخل ہوتا ہے ۔ تو پھر اتنی بڑی کائنات خود بخود یا اتفاق سے کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ قرآن مجید نے اس دلیل کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

﴿وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى. وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى. وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى . وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى. مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى﴾۔ (النجم :۴۳ تا ۴۷)

یعنی یہ بات ہر نبی کی معرفت ہم نے پہنچا دی ہے کہ ہر ایک چیز کا انتہا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی جا کر ہوتا ہے۔ اور خواہ خوشی کے واقعات ہوں یا رنج کے وہ خدا ہی کی طرف سے آتے ہیں اور موت وحیات سب اسی کے ہاتھ میں ہے اور اس نے مرد اور عورت دونوں کو پیدا کیا ایک چھوٹی سی چیز سے جس وقت وہ ڈالی گئی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اس تمام کائنات پر اگر غور

کرو گے تو ضرور تمہاری رہنمائی اس طرف ہو گی کہ سب اشیاء آخر جاکر ذات باری پر ختم ہوتی ہیں۔ وہی انتہا ہے تمام اشیاء کی اور اُسی کے اشارے سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی ابتدائی حالت کی طرف متوجہ کر کے فرمایا کہ تمہاری پیدائش تو ایک نطفہ سے ہے اور تم جوں جوں پیچھے جاتے ہو کمزور ہی ہوتے جاتے ہو۔ تم کیونکر اپنے خالق ہو سکتے ہو؟ جب خالق کے بغیر کوئی مخلوق ہو نہیں سکتی اور انسان اپنا خالق آپ نہیں ہے کیونکہ جس قدر غور کریں وہ نہایت چھوٹی اور ادنیٰ حالت سے ترقی کر کے اس حالت کو پہنچتا ہے اور جب وہ موجودہ حالت میں خالق نہیں تو اس کمزور حالت میں کیونکر خالق ہو سکتا تھا، تو ماننا پڑے گا کہ اس کا خالق کوئی اور ہے جس کی طاقتیں غیر محدود اور قدرتیں لاانتہا ہیں اور ہر ایک سائنس دان کو آخر ماننا پڑتا ہے کہ ﴿اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی﴾ یعنی ہر ایک چیز کی انتہا آخر ایک ایسی ہستی پر ہوتی ہے کہ جس کو وہ اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لاسکتے اور وہی خدا ہے۔ یہ ایک ایسی موٹی دلیل ہے جسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بدوی سے کسی نے پوچھا کہ تیرے پاس خدا کی کیا دلیل ہے تو اس نے برجستہ جواب دیا کہ جنگل میں پڑی ایک مینگنی دیکھ کر مَیں سمجھ جاتا ہوں کہ یہاں سے ایک اونٹ گزرا ہے اور قدموں کے نشان سے یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گزرا ہے تو پھر یہ وسیع زمین و آسمان اور نظام کائنات کیونکر خدائے خالق و مالک کی نشاندھی نہیں کر سکتے؟ اور واقعی یہ جواب نہایت سچا اور عین فطرت انسانی کے مطابق ہے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم نے اسی ضمن میں ہستی باری تعالیٰ کی ایک اور زبردست دلیل یہ بھی دی ہے کہ ﴿مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُت. فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ. ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ﴾. (سورۃ الملک ۴،۵)

یعنی تُو کبھی کوئی اختلاف اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں نہیں دیکھے گا۔ پس اپنی آنکھ کو لوٹا۔ کیا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ دوبارہ اپنی نظر کو لوٹا کر دیکھ۔ تیری نظر تیری طرف تھک کر اور درماندہ ہو کر لوٹے گی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمام کائنات اتفاقاً پیدا ہو گئی۔ اتفاقی طور پر میٹیریل (Material) کے ملنے سے یہ سب کچھ بن گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات میں ان کا یہ جواب دیتا ہے کہ اتفاقی طور پر جُڑنے والی چیزوں میں کبھی ایک سلسلہ اور انتظام نہیں ہوتا۔ تصویر رنگوں سے ضرور بنتی ہے مگر یہ نہیں ہوتا ہے کہ مختلف رنگ ایک کاغذ پر بکھیر دئے جائیں تو اس سے تصویر بن جائے۔ یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ اینٹوں سے مکان بنتا ہے مگر کیا اینٹوں کو ایک دوسرے پر پھینک دیں تو کبھی بھی اتفاقاً کوئی بلڈنگ بن سکی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن نظام عالم کی یکسانیت اور باقاعدگی اس بات کی تردید کا بڑا واضح ثبوت ہے کہ یہ کائنات اتفاقاً پیدا ہو گئی ہے۔ ایک سائنسدان نے اس دلیل کو یوں بیان کیا ہے کہ ایک سے لے کر دس تک کی گنتی کے کارڈ کسی تھیلے میں ڈال کر خوب ہلادیں۔ اور پھر اس میں سے ہاتھ ڈال کر یکے بعد دیگرے دس کارڈ نکالیں تو کبھی یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک سے دس تک کے نمبر ترتیب وار نکل سکیں۔ ہزار مرتبہ بھی کوشش کر کے دیکھ لیں کبھی بھی ترتیب قائم نہیں رہے گی۔ جب دس عدد کارڈ اتفاق سے ترتیب وار نہیں نکل سکتے تو پھر نظام کائنات کی ترتیب میں یکسانیت اور باقاعدگی کو کیونکر اتفاق کا نتیجہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک لغو اور بیکار بات ہو گی۔ اسی دلیل کو خداتعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ کائنات عالم کا یہ ابلغ، احسن اور بے نقص نظام ایک مدبر بالارادہ ہستی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے اور پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہر جاندار کو اس کی غذا کے مطابق اعضاء دئے ہیں اور ہر جاندار کے اعضاء میں ایک تناسب رکھا ہے۔ برفانی علاقوں کے جانداروں کے لئے لمبے بال اور فر دئے۔ میدانی علاقوں کے جانداروں کو لمبے بال اور فر نہیں دی۔ اور جن چیزوں کے لئے موت تجویز کی ان کے ساتھ توالد کا سلسلہ قائم کر دیا۔ سورج، چاند، ستاروں اور زمین کے فاصلے اتنے رکھے کہ آپس میں یہ ٹکرا نہ جائیں۔ اور پھر ان کے قواعد ایسے منضبط ہیں کہ ان میں کوئی اختلاف اور کمی نہیں۔ ہماری نظریں تھک جائیں گی مگر کائنات عالم کے نظام میں کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔ اور یہ خداتعالیٰ کی ہستی اور اس کے موجود ہونے کی ایک عظیم دلیل ہے۔

☆......☆......☆......☆

قرآن کریم نے ہستی باری تعالیٰ کی ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منکر ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور خدا پر ایمان لانے والے خدا کی ہستی کے قائل اپنے مخالفوں پر ہمیشہ غالب آیا کرتے ہیں۔ اگر کوئی خدا نہیں ہے تو یہ غیر معمولی تائید و نصرت کہاں سے آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرعون اور موسیٰ کی نسبت فرماتا ہے:

﴿قَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی. فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی﴾۔ (النّٰزِعٰت: ۲۵، ۲۶)

یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اطاعت خداوندی کی تلقین کی تو اس نے تکبر سے جواب دیا کہ کیسا خدا؟ خدا تو مَیں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ذلیل کردیا۔ چنانچہ فرعون جیسے طاقتور بادشاہ کا انجام ایک بین دلیل ہے۔ کہ خدا کے منکر ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ﴾ (المجادلہ: ۲۲) کہ اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ خداتعالیٰ کی ہستی اور ذات کو ماننے والے اور اس پر حقیقی ایمان رکھنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے آئے ہیں۔ اور لوگوں کی شدید مخالفت کے باوجود کامیاب ہوتے آئے ہیں۔ خداتعالیٰ کی ہستی منوانے والے ہر ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور جس قدر ان کی مخالفت ہوئی ہے اتنی کسی اور کی مخالفت نہیں ہوئی۔ لیکن پھر دنیا ان کے خلاف کیا کر سکی؟ کچھ نہیں۔ ناکام ہی رہی۔ رامچندر جی کو بن باس بھیجنے والوں نے کیا سکھ پایا؟ لیکن رامچندر جی کا نام امر ہو گیا۔ کرشن جی کی بات ردّ کر کے مخالفوں نے کیا پھل پایا۔ آخر وہ کورو کشیتر کے میدان میں تباہ ہو گئے۔ اور کرشن جی کے ماننے والے غالب آئے۔ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی مخالفت کی خود خدائی کا دعویٰ کیا۔ آخرکار ذلت سے سمندر میں غرق ہوا۔ اور حضرت موسیٰؑ بادشاہ ہو گئے۔ حضرت مسیحؑ کو صلیب پر لٹکانے والے تباہ و برباد ہو گئے اور ان کے غلام دنیا میں بادشاہ بن گئے۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سب اقوام نے مخالفت کی۔ اپنے پرائے سب دشمن بن گئے۔ لیکن آخرکار آپ کے ہاتھ پر دنیا کے خزانے فتح ہوئے۔

اگر خدا نہیں تو یہ تائید کس نے کی۔؟ اور تائید و نصرت بھی ایسی جو قاعدہ کلیہ کے طور پر ہر زمانے میں ہوتی آئی۔ ہمارے اس زمانے میں حضرت محمد عربی ﷺ کے غلام حضرت مسیح ومہدی علیہ السلام کے دعویٰ پر سو سال سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے۔ مخالفین نے حد درجہ ایڑی چوٹی کا زور آپ کی مخالفت میں لگایا۔ ہر ممکن حربہ آزمایا۔ لیکن نتیجہ کیا رہا؟ آخرکار مخالفین ناکام ہوئے اور اب تک ناکام ہوتے چلے آرہے ہیں اور جس قدر ان کی مخالفت تیز ہوتی ہے جماعت احمدیہ اسی قدر زیادہ ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جاتی ہے۔ اگر یہ سب کچھ اتفاق تھا تو پھر کوئی تو ایسا مبعوث ہونے والا ہوتا جو خدا کی خدائی ثابت کرنے آتا اور دنیا اسے ناکام اور ذلیل کر دیتی۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔ جو کوئی خدا کے نام کو بلند کرنے اٹھا وہ معزز و ممتاز ہی ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ﴾ (المائدہ: ۵۷) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے دوستی کرتا ہے پس یاد رکھنا چاہئے کہ یہی لوگ خداتعالیٰ کے ماننے والے ہی غالب رہتے ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ہم کو تجھ سے ہے پیار پُشتوں سے
تجھ سے رشتہ ہے چار پُشتوں سے
بے جہت فکر سے نجات ملی
ہے سکون و قرار پُشتوں سے
ہے محبت بغیر شرطوں کے
بس یہی اعتبار پُشتوں سے
راستہ پتھروں کا ، کانٹوں کا
خود کیا اختیار پُشتوں سے
اپنے ہی دم قدم سے ہے آباد
عشق کی رہگذار پُشتوں سے
ہم نے سونپا انہیں بہ طیبِ دلی
اپنا ہر اختیار پُشتوں سے
آنے والا تو آ چکا قدسیؔ
جس کا تھا انتظار پُشتوں سے

(عبدالکریم قدسی)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر اتنا کامل یقین تھا کہ اس کی کوئی نظیر انبیاء کی زندگی میں نہیں ملتی

اللہ تعالیٰ کی صفات حافظ اور حفیظ کے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مختلف امور کی وضاحت

سکائی ڈیجیٹل سروس پر ایم ٹی اے کی نشریات کے آغاز اور ایم ٹی اے کے نئے رابطوں کا ذکر

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ر ستمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۷ر تبوک ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ . لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ .لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ . مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَايُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ. وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا. وَهُوَالْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾.(سورة البقره :۲۵۶)

آیت الکرسی کی مَیں نے تلاوت کی ہے اور جیسا کہ مضمون کھلے گا آج دراصل حَافِظ اور حَفِيْظ صفات باری تعالیٰ پر خطبہ ہوگا اور یہ خداتعالیٰ کی حفاظت کی تمام آیات میں سے سب سے نمایاں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے۔ اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔

پہلے مَیں حَافِظ اور حَفِيْظ کا لغوی ترجمہ کر دیتا ہوں۔ حَفِظَ الْمَالَ وَالسِّرَّ حِفْظًا رَعَاهُ۔ مال اور راز کی حفاظت کی، اس کا خیال رکھا۔ پس حفاظت میں صرف مال جان کی حفاظت نہیں بلکہ راز کی حفاظت بھی شامل ہے۔ يُقَالُ فُلَانٌ حَفِيْظُنَا عَلَيْكُمْ وَحَافِظُنَا۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہماری طرف سے تم پر حفیظ یا حافظ یعنی نگران ہے۔ اَلْحَافِظُ وَالْحَفِيْظُ اَلْمُوَكَّلُ بِالشَّيْءِ يَحْفَظُهٗ۔ حافظ اور حفیظ کا مطلب ہے ہر وہ شخص جس کے سپرد کسی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے مگر یہاں اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود حفاظت فرماتا ہے، اس کے سپرد حفاظت نہیں کی جاتی۔

ترمذی کتاب فضائل القرآن میں اس ضمن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی سورة المومن کی پہلی آیات اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے گا تو وہ ان دونوں کی بدولت شام تک حفاظت میں رہے گا اور اگر کوئی یہ دونوں شام کے وقت پڑھے گا تو صبح ہونے تک وہ ان دونوں کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ کی) حفاظت میں رہے گا۔

اسی طرح ترمذی کتاب فضائل القرآن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کی چوٹی کا حصہ سورة البقرہ ہے۔ اس میں ایک ایسی آیت ہے جو تمام قرآنی آیات کی سردار ہے۔ وہ آیت الکرسی ہے۔

اس ضمن میں حضرت خلیفة المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"ہر ایک عیب سے پاک۔ تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ موصوف۔ جس کا نام ہے اللہ۔ اس کے بغیر کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کا مستحق نہیں۔ دائم اور باقی تمام موجودات کا مدبر اور حافظ جس کو کبھی سُستی، اونگھ اور نیند نہ ہو۔ اُسی کے تصرف اور مِلک اور خلق میں ہیں۔ آسمان و زمین اُسی کی ہستی اور یکتائی کو ثابت کرتے ہیں۔ کوئی بھی نہیں کہ اس کی کبریائی، عظمت کے باعث اس پاک ذات کی پروانگی کے سوا کسی کی سپارش بھی کر سکے۔ پس کسی کو مقابلہ و حمائت کی تو کیا سکت ہوگی۔ وہ جانتا ہے تمام جو کچھ آگے ہوگا اور جو کچھ گزر چکا ہے۔ موجودات کی نسبت کیا کہنا ہے۔ کوئی بھی اس کے علم سے کسی چیز کا اس کی مشیّت کے سوا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس کا کامل علم آسمانوں اور زمینوں پر حاوی ہے اور وہ آسمانوں اور زمینوں کی حفاظت سے کبھی نہیں تھکتا۔ وہ شریک اور جوڑ سے بلند ہے۔"

(تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۵۳۔۲۵۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ . لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ﴾ یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ "نہ اس پر اونگھ طاری ہوتی ہے نہ نیند اسے پکڑتی ہے۔ وہ حفاظت مخلوق سے کبھی غافل نہیں ہوتا"۔ (پرانی تحریریں صفحہ ۱۲)

چشمۂ معرفت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اسی آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"یعنی خدا کی کرسی کے اندر تمام زمین و آسمان سمائے ہوئے ہیں اور وہ اُن سب کو اٹھائے ہوئے ہے، اُن کے اٹھانے سے وہ تھکتا نہیں ہے اور وہ نہایت بلند ہے۔ کوئی عقل اس کی کنہ تک پہنچ نہیں سکتی"۔

اب کرسی کے متعلق یہ تصور ہے کہ کرسی پر بیٹھا جاتا ہے مگر یہاں کرسی سے مراد ہرگز خداتعالیٰ کے بیٹھنے کی جگہ نہیں بلکہ کرسی کو خداتعالیٰ اٹھائے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں جو جاہل علماء ہیں ان کی تفسیریں بھی حیرت انگیز ہیں۔ ایک عالم سے کسی نے پوچھا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں میز اور کرسی بھی ہوا کرتی تھی۔ اس نے جواب دیا: جاہل! قرآن کریم میں آیت الکرسی کبھی نہیں پڑھی تم نے؟ تو یہ علماء کا حال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے جو ہمیں نئی روشنی بخشی ہے اور آپ کا یہ بہت بڑا احسان ہے، سب سے بڑا احسان کہ آپؑ نے قرآن کا سچا علم ہمیں عطا کیا۔

فرماتے ہیں:

"وہ اُن سب کو اٹھائے ہوئے ہے، اُن کے اٹھانے سے وہ تھکتا نہیں ہے اور وہ نہایت بلند ہے۔ کوئی عقل اس کی کنہ تک پہنچ نہیں سکتی اور نہایت بڑا ہے۔ اس کی عظمت کے آگے سب چیزیں ہیچ ہیں۔ یہ ہے ذکر کرسی کا اور یہ محض ایک استعارہ ہے جس سے یہ جتلانا منظور ہے کہ زمین و آسمان سب خدا کے تصرف میں ہیں اور ان سب سے اس کا مقام دُور تر ہے اور اُس کی عظمت ناپیدا کنار ہے"۔ (چشمہ معرفت۔ صفحہ ۱۱۰۔ حاشیہ)

ایک اور جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی ملفوظات میں سے یہ عبارت درج ہے:

"یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خداتعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور اُن کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں، اولیاء گزرے ہیں، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا اُن کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اُس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور اُن کی خود حفاظت فرماتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۵)

اب سورۃ الانعام کی ایک آیت ہے ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً. حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ﴾۔(الانعام:۶۲)

اس کا سادہ ترجمہ ہے کہ :اور وہ اپنے بندوں پر جلالی شان کے ساتھ غالب ہے اور وہ تم پر حفاظت کرنے والے (نگران) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجائے تو اسے ہمارے رسول (فرشتے) وفات دے دیتے ہیں اور وہ کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔

اس ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ بدر کے موقعہ پر فرمایا کہ یہ جبرائیل ہے جس نے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور جنگی ہتھیار پہنے ہوئے ہیں۔(صحیح بخاری، کتاب المغازی)

اب یہ ایک کشفی نظارہ تھا اس کو ظاہر پر محمول تو نہیں کیا جا سکتا لیکن جس جبرائیل نے آنحضرت ﷺ پر وحی کی تھی اور وہ امین تھا اسی کا فرض تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت کرے اور یہ جو کشفی نظارہ دکھایا گیا تھا اس کا یہی مطلب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس نے قرآن اتارا ہے اس نے جبرائیل کو آپؐ کی حفاظت پر مقرر فرمادیا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو جنگ احد میں دیکھا کہ آپ کے ساتھ دو آدمی ہیں جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے آپ کی طرف سے لڑ رہے ہیں اور اس شدت کے ساتھ لڑتے ہیں کہ انہوں نے کسی کو ایسی شدت اور بہادری سے لڑتے ہوئے اس سے پہلے اور اس کے بعد کبھی نہیں دیکھا(صحیح بخاری کتاب المغازی)۔یہ بھی کشفی نظارہ ہے جس کا ظاہری یہ مطلب نہیں کہ سچ مچ کے فرشتے آسمان سے اترے ہونگے بلکہ ایک ایسا نظارہ ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کو یہ تسلی دینی مقصود تھی کہ آپ کا پیغام کبھی ضائع نہیں ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک جنگی مہم پر نجد کی طرف گئے جب حضورؐ صحابہ کے ساتھ واپس آئے تو وہ بھی حضورؐ کے ساتھ واپس لوٹے۔ قافلہ دوپہر کو ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درخت تھے۔ آپؐ نے وہیں پڑاؤ فرمایا۔اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لئے چلے گئے۔ آنحضرتؐ ایک کیکر کے درخت کے نیچے (آرام کے لئے) چلے گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکادی۔ ہم سب سو گئے۔اچانک کیا سنتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں۔ ہم آپؐ کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپؐ کے پاس ایک اعرابی کھڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔اس نے سوتے میں مجھ پر میری تلوار سونت لی تھی اور جب میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی۔ یہ کہنے لگا کہ تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ!۔(اب) یہ یہاں بیٹھا ہوا ہے۔(راوی کہتے ہیں کہ) حضورؐ نے اسے کوئی سزا نہ دی اور بیٹھ گئے۔ (بخاری، کتاب المغازی باب غزوۃ الرقاع)

اب اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اللہ تعالیٰ سوتے جاگتے حفاظت فرماتا تھا اور اتنا کامل یقین تھا اللہ کی حفاظت پر کہ ایک اعرابی تلوار سونتے سر پر کھڑا ہے پوچھتا ہے کون تجھے بچا سکتا ہے فرمایا اللہ۔ لیٹے لیٹے کوئی بھی تردّد ذرہ بھر بھی نہیں ہوا۔ تو خدا کی حفاظت تو ہے، پر حفاظت پر اتنا کامل یقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا کہ اس کی کوئی نظیر دنیا کے کسی نبی کی زندگی میں نہیں ملتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

”انسان جب سے پیدا ہوا ہے اپنی نگہبانی کے سامان مہیا کر رہا ہے۔ موت سے بچنے کے لئے کئی دوائیں تلاش کیں۔ جب کچھ چارہ نہ دیکھا تو بی بی کو اپنا جوڑا بنایا تا میں نہ رہوں تو اولاد ہی رہے۔ لیکن خدا فرماتا ہے میرے ہی بچانے سے بچتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے ﴿إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا﴾ جب موت آتی ہے ہمارے فرستادے رُوح قبض کر لیتے ہیں۔ مگر رُوح کو فنا نہیں اس لئے فرمایا ﴿ثُمَّ رُدُّوْا إِلَى اللّٰهِ﴾ (الانعام:۶۳) پھر اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ وہاں آخرت میں بھی نجات خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے ثبوت میں دنیا کی مشکلات کی نجات کے لئے فطرت کی گواہی پیش کی ہے“۔(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۲۶/ اگست ۱۹۰۹ء)

اب سورۃ ھود کی آیت ۵۸ ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهُ شَيْئًا. إِنَّ رَبِّي عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ﴾۔پس اگر تم پھر جاؤ تو مَیں تمہیں وہ سب باتیں پہنچا چکا ہوں جن کے ساتھ مَیں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا۔

اب یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کامل پیغمبر ہونے کا ثبوت ہے کہ انتہائی خطرناک مواقع پر سب سے آگے لڑنے سے آپ نے کبھی پرواہ نہیں کی، پیچھے نہیں ہٹے۔ خطرناک جنگوں میں بھی آپ سب سے آگے رہے لیکن کامل یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ جب تک قرآن کریم کی وحی مکمل نہیں ہو جاتی اس وقت تک میری ضرور حفاظت فرمائے گا۔ اتنے بڑے خطرات میں سے آپ کا گزر کے جانا اور وحی کا مکمل ہو جانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے جس کی کوئی مثال دوسری جگہ دکھائی نہیں دیتی۔

اس سورت میں ہے پس اگر تم پھر جاؤ تو مَیں تمہیں وہ سب باتیں پہنچا چکا ہوں جن کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا۔ اب جو باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دی گئی تھیں سورۃ ھود کے نزول تک وہ آپ نے سب باتیں پہنچا دی تھیں۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو میرا اللہ تمہارے سوا دوسری قوم کو مقرر کر دے گا۔ یہ تو ناممکن ہے کہ یہ وحی مکمل نہ ہو اور یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حفاظت نہ فرمائے۔

اب سورۃ الرعد کی آیت ۱۲۔ ﴿لَهُ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ . إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ. وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهِ مِنْ وَّالٍ﴾(سورۃ الرعد:۱۲)۔اس کے لئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں ہے ﴿يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ﴾۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر درس کے دوران یہ بتایا کہ اس کا ایک مطلب ہے جو اس سے پہلے روشن نہیں ہوا۔ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ کی بجائے عربی محاورہ ہونا چاہئے بِأَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کی حفاظت کے لئے ہمیشہ بِأَمْرِ اللّٰهِ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ اس وقت استعمال ہو سکتا ہے جب اس کے دونوں معنے بیک وقت لئے جائیں کہ اللہ کی تقدیر سے، اللہ کے اذن کے ساتھ ہی اس کی حفاظت کرتا ہے۔ مجھے یاد ہے درس کے دوران اچانک میری جس طرح نظر بند ہو جاتی ہے اس موقع پر بے اختیار یہی مضمون میرے سامنے آیا اور جب مَیں نے اس کی گہرائی پہ غور کیا تو دیکھا واقعۃً اللہ کے حکم سے اللہ ہی بچا سکتا ہے، اللہ کے حکم سے کوئی اور نہیں بچا سکتا۔

پھر ہے یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے تبدیل نہ کریں۔ یہاں اچھی سے بری حالت مراد ہے۔ جب کسی قوم کو اللہ تعالیٰ کوئی نصرت عطا فرماتا ہے، کوئی نور عطا کرتا ہے تو جب تک وہ خود اس سے منہ نہ پھیر لیں تو قوم کی حالت نہیں بدلتی، جب وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑنا شروع کر دیتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ ان کی حالت تبدیل کرتا ہے، پہلے نہیں۔ ﴿وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ﴾ اس کے معاً بعد پھر یہ ہے ﴿وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا﴾۔ پھر جب وہ اپنی حالت خود تبدیل کر لیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے برائی کا ارادہ فرماتا ہے۔

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836
London:	07900 254520
London:	07939 054424
London:	07956 849391
London:	07961 397839
High Wycombe:	01494 447355
Luton:	01582 484847
Birmingham:	0121 771 0215
Manchester:	0161 224 6434
Sheffield:	0114 296 2966
W.Yorkshire:	07971 532417
Edingburgh:	0131 229 3536
Glasgow:	0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST	
France:	01 60 19 22 85
Germany:	08 25 71 694
Germany:	06 07 16 21 35
Italy:	02 35 57 570
Spain:	09 33 87 82 77
Holland:	02 91 73 94
Norway:	06 79 06 835
Denmark:	04 37 17 194
Sweden:	08 53 19 23 42
Switzerland:	01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

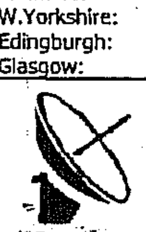

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تو یہ ایک تسلسل ہے جس کو غور سے دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خود اپنے ارادہ سے کسی قوم پر برائی نازل نہیں کرتا جب تک وہ پہلے اپنے ارادہ سے اپنے اوپر برائی نازل کرنے کا فیصلہ نہ کرلیں۔ ﴿فَلَا مَرَدَّ لَهٗ﴾ جب یہ ہو جائے تو پھر اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا ﴿وَمَالَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ﴾ اور خدا کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی خلیفہ مقرر ہوا ہے مگر اس کے لئے دو خفیہ محافظ ہوتے ہیں۔ ایک اس کو نیکی کی تحریک کرتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے اور دوسرا اس کو شر کی ترغیب دینے کی کوشش کرتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے لیکن انبیاء پر وہ شر کی ترغیب دینے والا غالب نہیں آیا کرتا۔ وہی اللہ تعالیٰ ہی اس کو بچا لیتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اور محفوظ رکھے پھر اس کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔

(مسند احمد بن حنبل، الجزء الثالث صفحہ ۳۹)

"ابن ہشام کہتے ہیں کہ فَضَالَہ بِن عُمَیر بن مَلوح لَیْثی نے ارادہ کیا کہ حضورؐ کو شہید کردیں۔ اور جب حضورؐ کے قریب پہنچے اور آپؐ اُس وقت کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: فضالہ ہیں؟۔ عرض کیا: حضور! ہاں، مَیں ہوں۔ فرمایا: خدا سے مغفرت مانگو۔ اور پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ فضالہ کے سینہ پر رکھا جس سے اُن کے دل کو تسکین ہوئی۔

فُضَالہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے میرے سینے پر ہاتھ رکھنے سے حضورؐ کی محبت سب سے زیادہ مجھ کو ہوگئی"۔ (سیرت ابن ہشام (اردو) جلد دوم۔ صفحہ ۲۰۶)

اب یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا معجزہ تھا جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے کہ جو خونی دشمن تھے وہ جان فدا کرنے والے، نثار کرنے والے دوست بن گئے۔

غزوۂ احد کا حضرت ابو طلحہؓ کا ایک بہت ہی عجیب واقعہ ہے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ حفاظت کے لئے مقرر فرماتا تھا کشفی طور پر تو فرشتے بھی تھے اور ظاہری طور پر عملاً فرشتہ وجود لوگ تھے۔ ان میں سے سب سے زیادہ عجیب واقعہ حضرت ابو طلحہؓ انصاری کا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے اس طرح، ڈھال سے آڑ کئے، سینہ تانے کھڑے تھے کہ آپؐ کی طرف جو تیر آئے اُس کی آماجگاہ وہ خود بنیں۔ آپ نہایت جوش میں یہ شعر بھی ساتھ ساتھ پڑھ رہے تھے:

نَفْسِی لِنَفْسِكَ الْفِدَآء   وَ وَجْهِی لِوَجْهِكَ الْوِقَاء

کہ میری جان آپؐ کی جان پر قربان اور میرا چہرہ آپؐ کے چہرہ کی سپر ہو۔

آپ تیر دان میں سے تیر نکال کر ایسا جوڑ کر مارتے کہ مشرکوں کے جسم میں پیوست ہو جاتے۔ جب آنحضرت ﷺ یہ تماشا دیکھنے کے لئے سر اٹھاتے تو حضرت ابو طلحہؓ حفاظت کے لئے سامنے آجاتے اور کہتے نَحْرِیْ دُوْنَ نَحْرِكَ۔ میرا گلا آپؐ کے گلے سے پہلے حاضر ہے، یعنی آپ کی حفاظت کی خاطر میرا گلا آپ کے گلے سے پہلے حاضر ہے۔ آنحضرت ﷺ اس جان نثاری اور سر فروشی سے خوش ہو کر فرماتے کہ فوج میں ابو طلحہؓ کی آواز سو آدمیوں سے بہتر ہے"۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۸۶)

حضرت ابو طلحہ نے احد میں نہایت پامردی سے مشرکین کا مقابلہ کیا۔ وہ بڑے تیر انداز تھے۔ اس دن دو تیر کمانیں ان کے ہاتھ سے ٹوٹیں۔ اس وقت ان کے سامنے دو قسم کے خطرے تھے۔ ایک مسلمانوں کی شکست کا خیال اور دوسرے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کا مسئلہ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے گرد و پیش اس وقت صرف چند آدمی رہ گئے تھے۔ حضرت ابو طلحہؓ نے اس جانثاری سے آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی کہ جس ہاتھ سے بچاؤ کرتے تھے وہ شل ہو گیا مگر انہوں نے اُف نہ کی۔ اب آنحضرت ﷺ کی حفاظت میں حضرت ابو طلحہؓ کا ایک ہاتھ ہمیشہ کے لئے ماؤف ہو کے جس طرح فالج ہو جاتا ہے لٹکا ہوا تھا۔

صحیح بخاری کتاب المغازی۔ طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مَیں میدان جنگ میں مقداد بن اسود کے ساتھ اس غرض سے ہو لیا کہ میدان جنگ میں مَیں اُس کے ساتھ ساتھ رہوں۔ اس دوران وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور دیکھا کہ حضورؐ کافروں کے خلاف بددعا کر رہے ہیں۔ اس پر مقدادؓ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰؑ کی قوم نے کہا تھا کہ تُو اور تیرا ربّ جاؤ اور لڑو۔ بلکہ ہم تو آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آپؐ کے سامنے بھی لڑیں گے اور آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ اس پر حضورؐ کا چہرہ مبارک چمک اٹھا اور آپؐ بہت خوش ہوئے۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی)

اب صحابہ کی یہ جانثاری جو ہے یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِاللّٰهِ کے مطابق ہے۔ حیرت انگیز قربانیاں دی ہیں۔

اب ایک سورۃ یوسف کی ۶۵ویں آیت ﴿قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ﴿قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ﴾ کیا مَیں تمہارے سپرد کردوں اس کو اس طرح جس طرح مَیں نے اس سے پہلے تمہارے سپرد اپنے بیٹے یوسف کو کیا تھا۔ اصل میں مجھ تمہاری حفاظت کا کوئی بھروسہ نہیں ﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہترین حفاظت کرنے والا اور وہی سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لقمان حکیم یہ کہا کرتے تھے کہ جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، الجزء الثانی صفحہ ۸۷)

جب کوئی چیز اللہ کی حفاظت میں دی جاتی ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ ویسے محاورۃً کوئی کہہ دے کہ اللہ کی حفاظت میں۔ مراد یہ ہے کہ سچے دل اور سچی جان سے ہر قسم کے خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک انسان خدا کے سپرد کرے کہ تو ہی میری حفاظت کرنے یا میری اولاد کی حفاظت کرنے والا ہے تو بلا شبہ خدا تعالیٰ ضرور پھر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

سورۃ الحجر آیات ۱۷ تا ۱۹ ﴿وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ. اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ﴾ اور یقیناً ہم نے آسمان میں ستاروں کی منازل بنائی ہیں اور اس (آسمان) کو دیکھنے والوں کے لئے مزین کردیا ہے اور اس کی ہم نے ہر ایک دھتکارے ہوئے شیطان سے حفاظت کی ہے سوائے اس کے جو سننے کی کوئی بات اچک لے تو آگ کا ایک روشن شعلہ اس کا تعاقب کرتا ہے۔

اب آپ جو شہاب ثاقب کو دیکھتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کا حفاظت کا انتظام ہے۔ وہ جو شعلہ ہے وہ اس لئے انسان کی حفاظت کرتا ہے کہ اس شعلہ کے ساتھ وہ بڑا بھاری پتھر کا ٹکڑا جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ تو یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس کے پیچھے شعلہ کو لگا دیا جیسے شعلہ پیچھے پیچھے بھاگ رہا ہو اور اس وقت تک بھاگتا رہتا ہے جب تک وہ جل کر خاکستر نہ ہو جائے۔ اور یہ نظام جو ہے سماء الدنیا کا یہ حیرت انگیز ہے۔ تمام ریڈیائی لہروں سے انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ زمین کے اوپر سات آسمان ہیں۔ ان سات آسمانوں میں ہر آسمان ایک حفاظت کے لئے مقرر ہے اور سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اوزون (O-Zone) جو آکسیجن کی ایک قسم ہے جو بہت بھاری ہے وہ زمین پر رہنے کی بجائے اوپر رہتی ہے۔ کیوں ایسا ہوا؟ اس لئے کہ O-Zone کے ذریعہ آسمان سے اترنے والی ریڈیائی شعاعوں کی حفاظت کی جاتی ہے اور اگر O-Zone اوپر نہ ہوتی تو یہ حفاظت ناممکن تھی۔ تو بظاہر عقل یہ کہتی ہے کہ بھاری گیس ہونے کی وجہ سے اس کو نیچے ہونا چاہئے مگر وہ اوپر ہے اور ہر دفعہ وہ ٹوٹ کے بکھرتی ہے اور گویا بنی نوع انسان کو بچانے کے لئے اپنی جان فدا کر دیتی ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی تقدیر اس کو دوبارہ O-Zone میں جوڑ دیتی ہے۔ یہ بہت ہی باریک اور پیچ دار نظام ہے، انسان ہر وقت غافل ہے مگر اس کو پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں اس کی حفاظت کے لئے سامان کر رہا ہے اگر یہ سامان اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو انسان کیا زندگی کی کوئی جنس بھی اس دنیا میں بچ نہیں سکتی تھی۔

اب سورۃ انبیاء میں حضرت سلیمانؑ کے تعلق میں ایک بیان ہے ﴿وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ. وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ﴾ (الانبیاء:۸۳)۔ اور شیطانوں میں

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری

پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ حج اور عمرہ کی بکنگ جاری ہے

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391   Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

سے وہ تھے جو غوطہ مارا کرتے تھے ﴿وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ﴾ اور حضرت سلیمانؑ کی خاطر اس کے علاوہ بھی بھاری بھاری کام کیا کرتے تھے ﴿ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ﴾ اور ہم ان شیطانوں کی حفاظت کرتے تھے۔

اب دیکھو شیطانوں کی حفاظت سے کیا مراد ہے۔ شیطان اگر وہ ظاہری شیطان ہوتا جو آگ کا ہے تو غوطہ مارتے ہی ختم ہو جاتا۔ اس میں صریح اشارہ ہے کہ شیطان سرکش قومیں تھیں، سرکش قوموں کے افراد تھے اور وہ جب حضرت سلیمان کی خاطر غوطے لگا کر موتی بھی نکالتے تھے تو اللہ تعالیٰ اس وقت ان کی حفاظت کرتا تھا ورنہ ان کے لئے ممکن نہ ہوتا کہ وہ گہرے سمندروں میں اتر کر غوطہ لگا کر موتی نکالتے۔ اور اس کے علاوہ بھی بھاری بھاری کام حضرت سلیمانؑ کے لئے سرانجام دیتے تھے ﴿وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ﴾ اب یہ غور طلب بات ہے کہ وہ کس قسم کے شیطان تھے جن کی اللہ حفاظت فرماتا ہے۔ پس وہ انسانی شیطان ہی تھے یعنی سرکش قومیں تھیں اس کے سوا ان کو شیطان کہنے کا اور کوئی مقصد نہیں۔

پھر سورۃ سبا آیت نمبر ۲۲ ﴿وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ﴾ اور اسے ان پر کوئی غلبہ نہیں تھا مگر ہم یہ چاہتے تھے کہ اسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اس سے ممتاز کر دیں جو اس کے بارہ میں شک میں مبتلا ہے اور تیرا رب ہر چیز پر حفیظ ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں اور بعض الہامات جن میں حفیظ اور حفظ کا ذکر ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے تین حدیثیں ہیں وہ مَیں پہلے بیان کر دوں، پھر مَیں الہامات کی طرف آؤں گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا کرتے: مَیں خدائے عظیم کی، اُس کی ذاتِ کریم کی اور اس کے سلطانِ قدیم کی پناہ چاہتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے۔ حضورؐ نے فرمایا: بس۔ مَیں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی شخص یہ دعا مانگتا ہے تو شیطان کہتا ہے آج سارا دن یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ)

اب مسجد میں داخل ہونے کی جو دعائیں ہیں وہ بہت سی ہیں ان میں ایک دعا تو یہ ہے کہ پہلے دُرود پڑھیں اس کے بعد کہیں اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے نوازے، اپنی رحمت مجھے عطا کرے اور رحمت سے مراد روحانی نعمتیں ہیں اور نکلنے کے وقت اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ داخل ہوتے وقت الفاظ یہ ہیں اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ نکلتے ہوئے یہ الفاظ ہیں، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ اَبْوَابَ فَضْلِكَ سے مراد ظاہری دنیا کی دولتیں اور سامان ہیں۔ یعنی دنیاداروں والی دولتیں نہیں مگر نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دولتیں عطا ہوتی ہیں۔ پس یہ دعا بھی یاد رکھا کریں، اس سے مَیں نے بہت استفادہ کیا ہے اور آپ کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ اس دعا کو یاد رکھیں خدا تعالیٰ آپ کی مالی مشکلات دُور فرما دے گا۔

دوسری حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک روز وہ آنحضرت ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ حضورؐ نے ان کو فرمایا: اے لڑکے! مَیں تمہیں چند دعائیہ کلمات سکھاتا ہوں: اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھ اور اُس کی حفاظت میں رہ، وہ تیری حفاظت کرے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو تُو اُسے سامنے پائے گا اور اگر کچھ مانگنا ہو تو خدا سے مانگ۔ جب کوئی مدد چاہنی ہو تو خدا سے مدد چاہو۔ اور یاد رکھ کہ سب لوگ جمع ہو کر اگر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ چھوڑا ہو۔ اور اگر یہ جمع ہو کر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی ایسی ہو۔

(مسند احمد بن حنبل۔ الجزء الثانی۔ صفحہ ۱۹۸)

ایک حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا کی: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ مَیں اپنے ننگ ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے نیا کپڑا پہنا اور پھر یہ دعا کی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ مَیں اپنے ننگ ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر اپنے پرانے کپڑے کی طرف متوجہ ہوا اور اسے بطور صدقہ دے دیا تو وہ زندگی اور موت (دونوں حالتوں) میں اللہ کی پناہ اور اس کی حفاظت اور اس کی پردہ پوشی میں ہوگا۔ آپؐ نے یہ بات تین دفعہ بیان فرمائی۔

سنن ابن ماجہ۔ الجزء الثانی۔ کتاب اللباس)

اب یاد رکھنا چاہئے کہ پرانے کپڑے دینے سے مراد یہ نہیں ہے کہ بودے اور کھدے ہو چکے ہوں اور کسی کام کے نہ ہوں تو پھر کسی غریب کو دئے جائیں۔ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت اس سے واضح طور پر منع فرما رہی ہے کہ کوئی چیز کسی کو ایسی نہ دو کہ اگر وہ تمہیں دی جائے تو شرم سے تمہاری نظریں نیچے جھک جائیں۔ تو ہرگز پھٹے پرانے کپڑے غریب کو نہیں دینے چاہئیں۔ اس کو بیشک پھینک دیں مگر وہ خدا کی خاطر غریب کو نہیں دئے جا سکتے۔ ہاں پھٹے پرانے کپڑے کی بجائے استعمال شدہ کپڑے ہوں جو صحیح حالت میں ہوں اور ایسے ہوں کہ اگر آپ کو دئے جائیں تو آپ کی نظر شرم سے نیچی نہ ہو بلکہ آپ خوشی سے اسے قبول کریں تو پھر بے شک آپ وہ کپڑے دے دیا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عادت تھی کہ آپ اپنے استعمال شدہ کپڑے غریبوں کو دے دیا کرتے تھے مگر وہ کپڑے اچھی حالت میں ہوا کرتے تھے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ قُلِ اللّٰهُ حَافِظُهٗ عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُكَ. نَحْنُ نَزَّلْنَاهُ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ . اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ"۔ "مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ تا خدا کے نور کو بجھا دیں۔ کہہ خدا اُس نور کا آپ حافظ ہے۔ عنایت الٰہیہ تیری نگہبان ہے۔ ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی محافظ ہیں۔ خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے"۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۱۰۷)

اب دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی کتنے خطرات درپیش تھے۔ آپ کے تو ایک بھی پہرہ دار نہیں ہوا کرتا تھا۔ ڈیوڑھی کھلی رہتی تھی۔ آج دیکھیں کتنے پہرہ دار ہمارے پھر رہے ہیں لیکن وہ حفاظت جو مسیح موعودؑ کی حفاظت تھی ویسی حفاظت تو کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ سب سے بڑے خطرناک دنوں میں جبکہ لوگ قتل کا ارادہ کر کے قادیان آئے تو آپ نے ایک پہرہ دار کو بھی مقرر نہیں کیا کہ وہ رستہ روک کے کھڑا ہو۔ بے دھڑک آ سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کس شان سے آپ کی حفاظت کرتا تھا اس کا ایک واقعہ میں آپ کو سنا دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ دے رہے تھے کہ ایک مسمریزم کرنے والا آیا اور اس نے مسجد میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مسمریزم کرنے کی کوشش کی اور یہ سوچا کہ آپ نعوذ باللہ من ذلک ناچنے لگ جائیں گے۔ اس کا خیال تھا کہ جب ناچیں گے تو سب لوگ تتر بتر ہو جائیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے جو لوگوں کے سامنے ناچ رہا ہے۔ تو اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت سے دو خوفناک شیر نظر آئے جو دھاڑنے کے لئے تیار تھے اور اس پر حملہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ وہ ایسا بھاگا مسجد سے کہ جوتیاں بھی وہیں چھوڑ گیا۔ بعد میں لوگوں کی توجہ ہوئی اور دوڑ کے اس کے پیچھے گئے اور اس کو پکڑا تو پھر اس نے یہ واقعہ بیان کیا۔

تو اللہ تعالیٰ حفاظت کے لئے مقرر فرماتا ہے اور دو جو مقرر ہوتے ہیں یہ بھی عجیب واقعہ ہے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی ابو جہل کے مقابل پر رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا کہ

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Partner Of Central Pacific University USA / Prometric Testcenter

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: profi.it.trani.center@t-online.de Website: www.profiittraining.de

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER GERMANY

we are offering courses for example,FCS,BCS, MCS.PhD,MCSE,MCDBA, MCSE+A+,MCP+Seit bulding=Webmaster,CCNA,CCNP,Oracle 8i,Oracle Developer, Microsoft Access, Microsoft Visual Basic 6.0, HTML, DHTML,XML, Java Programming, Java Script,C&C++

Charges for accommodation and food per day 8- only

فرانکفورٹ اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۱۰۰،۰۰۰ مارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

دو اونٹنیاں آنحضرت ﷺ کے پیچھے تھیں جو ابو جہل کو پھاڑ دینے کے لئے تیار تھیں اور جیسے دیوانی اونٹنیاں ہوں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ابو جہل کو حلف الفضول یاد کرایا اور کہا اس غریب کے پیسے دے دو۔ چپ کر کے اس نے پیسے دے دئے۔ تب تعجب سے اس کے ساتھیوں نے بعد میں پوچھا کہ اے جاہل تم ہم سے تو کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ یعنی (حضرت) محمد کی مخالفت کرو اور ہر پیسہ مار جاؤ اور ہر چیز کھا جاؤ تم نے یہ کیا کیا۔ اس نے کہا میں نے یہ نظارہ دیکھا تھا۔ اگر میری جگہ تم بھی ہوتے تو کبھی بھی تم اس حکم کا انکار نہ کر سکتے۔ پس يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کا یہ مطلب ہے۔ اللہ کے حکم سے، اللہ ہی کی تقدیر کے خلاف مگر اللہ کے حکم سے وہ حفاظت کرتا ہے اپنے انبیاء کی اور اپنے پیاروں کی۔

اب الہامات ہیں۔ اِنّی نَاصِرُكَ. اِنّی حَافِظُكَ ". میں تیری مدد کروں گا، میں تیری حفاظت کروں گا"۔ (تذکرہ صفحہ ۸۲)

اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نُعِزَّكَ وَنَحْفَظَكَ". ہم تجھے عزت دینا چاہتے ہیں اور تیری حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ (الحکم۔ 24/اگست ۱۹۰۰ء و تذکرہ۔ صفحہ ۳۷۶)

پھر ایک الہام ہے ۱۹۰۰ء کا۔ "اَللّٰهُ حَافِظُه. عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُهٗ"۔ خدا اس کا نگہبان ہے، خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ ہم نے اس کو اتارا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں خدا بہتر نگہبانی کرنے والا ہے اور وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے تو مت ڈر کہ تو غالب رہے گا۔ (اربعین نمبر۲ صفحہ ۶۔۸)

اِنّیْ لَايَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ. اِنّی حفیظٌ. اِنّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ میرے رسولوں کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ میں نگہ رکھنے والا ہوں (میں حفیظ ہوں) میں اپنے رسولوں کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (دافع البلاء۔ صفحہ ۵ تا ۸۔ تذکرہ۔ صفحہ ۴۲۱)

اب اس کے بعد میں ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ آج کے جمعہ پر یہ بہت ہی برکت والا اعلان کرنے کی میں توفیق پا رہا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں تو ۱۹۹۶ء سے ہی ڈیجیٹل نشریات جاری ہیں جبکہ گزشتہ سال سے یورپ اور ساؤتھ پیسیفک کے ممالک کے لئے بھی ڈیجیٹل سروس شروع کی جا چکی ہے۔ اور اب ایشیاء، آسٹریلیا اور افریقہ کے ممالک کے لئے یہ نشریات شروع کر دی گئی ہیں۔ الحمد للہ کہ اس طرح پانچوں براعظموں سے ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات پہنچ رہی ہیں اور دیکھی سنی جا سکتی ہیں۔

ایک اور عظیم الشان اعلان یہ ہے۔ سکائی ڈیجیٹل سسٹم۔ سیٹلائٹ کی دنیا میں سکائی ڈیجیٹل سسٹم سب سے زیادہ دیکھا جاتا ہے اور بہت ہی مقبول ہے۔ اس کے ناظرین کی تعداد کم از کم ساٹھ لاکھ ہے لیکن اندازہ ہے اور خیال ہے کہ ایک کروڑ تک بھی ہو سکتی ہے۔ ان سب ناظرین تک ایم ٹی اے کی نشریات پہنچانے کے لئے سکائی کے ساتھ معاہدہ تکمیل پا چکا ہے اور آج سات ستمبر ۲۰۰۱ء کے جمعۃ المبارک سے یہ نشریات شروع ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Broadband Video Streaming ٹیکنالوجی کے استعمال سے جلسہ سالانہ یو۔ ایس۔ اے اور جلسہ سالانہ کینیڈا کی کارروائی براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کی گئی۔ اس ذریعہ سے انشاء اللہ مختلف ممالک سے لوگ آئندہ مجالس سوال و جواب اور دوسرے پروگراموں میں براہ راست شمولیت کر سکیں گے اور لائیو نیوز رپورٹنگ (Live News Reporting) بھی ممکن ہو سکے گی۔ شعبہ نیوز کے لئے نئی خبر رساں ایجنسیوں سے معاہدے ہو چکے ہیں۔ امسال دنیا کی دوسری سب سے بڑی خبر رساں ایجنسی AFP ایسوسی ایٹڈ فرانس پریس کے ساتھ ایم ٹی اے کا معاہدہ طے پا چکا ہے جس کے نتیجہ میں AFP پر تازہ ترین با تصویر خبریں نشر کی جا سکیں گی۔ نیز زن ہوا (Xinhua) ایجنسی کے ساتھ بھی جو چینی ایجنسی ہے اب تصویری خبروں کا نیا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جزا دے سید نصیر شاہ صاحب کو جنہوں نے بہت عظیم الشان خدمت سر انجام دی ہے اور اب ساری دنیا میں جو سکائی ڈیجیٹل کے کروڑوں آدمی ہیں وہ ذرا گھمائیں گے اپنی Knob کو تو اس پر MTA دکھائی دینے لگے گا۔ اور ایک دم تو براہ راست سکائی پر نہیں جا سکتے۔ پوچھتے ہیں دیکھتے ہیں کہاں آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایم ٹی اے بھی آ جائے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ اس کے ذریعہ احمدیت کا پیغام دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سید نصیر شاہ صاحب کو بہترین جزا عطا فرمائے بہت ہی محنت کر رہے ہیں اور بڑی حکمت سے کام کر رہے ہیں۔

احمدی بچے عہد کریں کہ وہ تعلیم میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے

(حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمه الله)

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۱۵

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔ (مدیر)

مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد بھٹی صاحب لندن سے لکھتے ہیں:

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" میں حضور انور نے آرنیکا (Arnica) دوائی کے تحت ایک مریض سے متعلق حیرت انگیز شفا کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ایک...... فوجی افسر مجھے ملنے آئے۔ میں انہیں پہچان نہ سکا۔ انہوں نے بتایا کہ میری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ ساری عمر چل نہیں سکو گے اور وہیل چیئر (Wheel Chair) پر گزارا کرنا پڑے گا۔ آپ کی دوائی سال بھر استعمال کی جس سے کھڑے ہونے اور پھر چلنے کی طاقت پیدا ہو گئی۔ اب چل کر آپ سے ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد آ گیا کہ ان کی خطرناک حالت کے پیش نظر میں نے بہت سوچ کر ایک نسخہ ایجاد کیا تھا جس میں Arnica,Ruta,Hypericum, اور Symphytum Calc.Phos. شامل تھیں"۔

حضور انور ایدہ اللہ کی اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا جس کو پڑھنے کے بعد امریکہ کی ایک احمدی خاتون نے اپنی ایک غیر از جماعت دوست مکرمہ ارم ایاز صاحبہ سے ذکر کیا جو کہ ایک موٹر کار کے حادثہ میں ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے اپنے نچلے دھڑ سے مفلوج ہو چکی تھیں اور کلی طور پر چلنے پھرنے کے قابل نہ تھیں۔ یہ خاتون خود بھی ڈاکٹر ہیں، ان کے والد ایک بہن اور بہنوئی بھی امریکہ میں ڈاکٹر ہیں جبکہ خاوند نیورو سرجن (Neurosurgeon) ہیں۔ جس وجہ سے ان کو علاج کی ہر سہولت میسر تھی لیکن صحت یابی کے آثار بہت کم تھے۔

اپنی دوست کی ایماء پر انہوں نے جون ۱۹۹۷ء میں حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں سارے حالات تحریر کئے اور حضور سے علاج اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے انتہائی شفقت کے ساتھ یہ کیس خاکسار کے سپرد کیا اور ارشاد فرمایا کہ میرے نسخوں سے علاج کریں۔

خاکسار نے حضور کے اس نسخہ سے جس کا آپ نے کتاب میں ذکر فرمایا تھا یعنی Arnica,Ruta,Hypericum, اور Symphytum Calc.Phos. تیس کی پوٹینسی میں دن میں تین بار دلوانی شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ ان کا باقاعدہ فون پر خاکسار سے رابطہ رہنے لگا۔ اسی طرح حضور انور کی خدمت میں بھی باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ ارسال کرتی رہیں اور دعا کی درخواست بھی کرتی رہیں۔

اپریل ۱۹۹۸ء تک یہ نسخہ ان کو ۳۰ کی پوٹینسی میں استعمال کروایا گیا جس کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے وہ اس قابل ہو گئیں کہ وہیل چیئر پر ہی ہسپتال کی ڈیوٹی دوبارہ شروع کر دی اور آٹھ سے دس گھنٹے تک کام کرتی تھیں۔ انہوں نے ایک بار مجھے بتایا کہ بعض اوقات کام کے دوران ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی اٹھ کر چل پڑوں گی اور اب یہ احساس نہیں رہا کہ میرا نچلا دھڑ مفلوج ہے۔

اپریل ۱۹۹۸ء کے بعد اس نسخے کی پوٹینسی ۳۰ سے بڑھا کر ۲۰۰ کر دی گئی جس کے استعمال سے ان کی حالت روز بروز مزید بہتر ہونا شروع ہو گئی۔ الحمد للہ۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذبك من شرورهم۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ: خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۸ء از صفحہ نمبر ۲

امیر صاحب بورکینا فاسو ہی بیان کرتے ہیں: بوبو جلاسو کے ایک دوست درابو محمد صاحب جو کہ شام و مصر وغیرہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں اور بڑے پایہ کے عالم ہیں۔ انہوں نے ایک موقعہ پر کہا کہ "جماعت احمدیہ کی ترقی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جماعت کے مبلغ گاؤں گاؤں جا کر تبلیغ کرتے ہیں ان میں ایک اخلاص اور جوش و جذبہ ہے جب کہ اسلامی ملکوں کے نمائندے ہمارے ملک میں آ کر عیاشی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ سب دارالحکومت میں اعلیٰ کوٹھیوں میں مست ہیں۔ کسی کو یہ علم نہیں کہ گاؤں کے مسلمان کس حال میں ہیں۔ ایک جماعت احمدیہ ہے جس کے مبلغ اپنے مقاصد میں مگن ہیں۔ یقیناً یہی لوگ غالب آئیں گے۔

امیر جماعت بورکینا فاسو مزید بیان کرتے ہیں کہ ہمسایہ ملک مالی کے وزیر داخلہ بورکینا فاسو تشریف لائے تو ہمارے وفد سے انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ احمدی مبلغ جس صبر اور ہمت سے کام کرتے ہیں وہ یقین رکھتے ہیں کہ آخری فتح انہی کی ہوگی۔ وہاں پر موجود بورکینا فاسو کے وزیر داخلہ و مذہبی امور نے کہا کہ آج اگر عیسائیت کے مقابلہ میں دنیا میں دلیل کے ساتھ کوئی اسلام کی نمائندگی کر رہا ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو مزید بیان کرتے ہیں کہ: خاکسار تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے امام شیخ احمد سے ملنے گیا۔ وہ سخت بیمار تھے۔ انہیں ہومیوپیتھک دوائی دی۔ ان کی عمر اس وقت 65 سال کے قریب ہے۔ ان کے مریدوں کے تقریباً 300 دیہات ہیں۔ دوائی دینے کے ساتھ انہوں نے مجھے (یعنی خاکسار کو) بھی دعا کے لئے لکھا۔ اس کا جواب جو مَیں نے دیا مجھے اس پر خود تعجب ہوتا ہے کہ بعض اللہ تعالیٰ کیا لکھوا دیتا ہے۔

"اللہ آپ کو صحت عطا فرمائے اور آپ کی پریشانیاں دور فرمائے اور اولادِ نرینہ عطا کرے"۔

اب میرے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ شیخ صاحب کی تین بیویاں ہیں اور ۴۰ سال سے شادی شدہ ہیں لیکن ایک بھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ چار ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ہمارے مبلغ ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ یقیناً دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ ابھی تک انہوں نے احمدیت قبول نہیں کی لیکن سلسلہ کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔

ہمارے ایک معلم آدم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص احمد نامی اُن سے جماعت کے متعلق بحث کرنے لگا اور کہنے لگا کہ احمدیت سچی ہے تو خدا اس کو سزا دے۔ ہمارے معلم نے کہا ایسا مت کہو ورنہ تمہارا بُرا حشر ہوگا۔ لیکن اس نے بات نہ مانی۔ وہ ایک بڑا تاجر تھا اور گاؤں کا انتہائی مالدار انسان تھا۔ اور اب وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر ایک قسم کا فقیر بن چکا ہے۔

بورکینا فاسو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو پر کثرت سے جماعت کے پروگرام نشر ہو رہے ہیں۔ ایک مسجد کے امام صاحب نے خطبہ جمعہ میں لوگوں سے کہا کہ لوگو! اپنے ایمان مضبوط کر لو۔ مَیں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ احمدی لوگ بہت جلد سارے بورکینا فاسو کو احمدی بنا لیں گے۔ ان کے جو پروگرام ریڈیو پر آ رہے ہیں، اُن سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز جماعت کا ریڈیو پروگرام جاری تھا جس کا موضوع تھا نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہؓ کی قربانیاں اور حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضور ﷺ سے عشق۔ جب تقریر ختم ہوئی تو اس وقت ریڈیو سٹیشن کے احاطہ میں اسّی سے زائد لوگ جمع تھے۔ جب ہمارے مقرر باہر نکلے تو سب نے لائن بنا کر اُن کے ہاتھوں کو چوما اور مبارکباد دی اور اس بات کا اقرار کیا کہ حقیقت میں جماعت احمدیہ نے ہی حقیقی اسلام کو پیش کیا اور ہمارے ایمانوں کو زندہ کیا۔

تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے لیڈر نے ریڈیو والوں کو فون کیا اور کہا کہ آپ احمدیوں کے پروگرام بند کریں ورنہ مَیں اور میرے مرید نہیں سنیں گے۔ ریڈیو والوں نے جواب دیا کہ آپ سنیں یا نہ سنیں، باقی دنیا ضرور سنتی ہے اور ہم اس لئے کہ آپ ناراض ہو جائیں گے حقیقت کو نہیں چھپا سکتے۔

غانا (Ghana)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ غانا میں امسال ۲۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۹ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ ۱۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۵۔ انہوں نے تعمیر کی ہیں اور 2 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ غانا میں اب مساجد کی کُل تعداد ۷۶۳ ہے۔ غانا مساجد کی تعمیر میں سب سے آگے ہے۔ ۷۶۳ مساجد میں سے ۶۶۹ (چھ سو انہتر) مساجد انہوں نے خود تعمیر کی ہیں۔ یہ بڑی بڑی مساجد تعمیر کرتے ہیں اور کسی جانی، مالی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ دوران سال ۱۰۔ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۱۸۴ ہو گئی ہے۔ امسال غانا کو بارہ لاکھ تہتّر ہزار سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے۔

اشانٹی ریجن (غانا) کے ایک گاؤں آکروبوکروم (Akrobokrom) کے تمام مسلمانوں نے احمدیت قبول کر لی لیکن ان کا امام کویت کے زیر اثر غیر احمدی مسلمانوں کے دھوکہ میں آ گیا اور اعلان کیا کہ ہم سب واپس مسلمان ہوتے ہیں۔ اس پر وہاں کے لوگوں اور چیف نے کہا کہ ہم نے تو احمدیت سوچ سمجھ کر قبول کی ہے۔ تم پیچھے ہٹتے ہو تو اکیلے ہٹ جاؤ، ہم ہرگز احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے۔ ہم تمہاری امامت کو ردّ کرتے ہیں اور امام مہدی کی امامت کو قبول کرتے ہیں۔

عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا لکھتے ہیں: ایک گاؤں میں کثرت سے لوگ احمدی ہوئے۔ وہاں مسجد کی ضرورت پیش آئی لیکن وہاں کے مخالف چیف نے مسجد کے لئے زمین دینے سے انکار کر دیا۔ اس موقع پر ہمارے ایک مخلص احمدی دوست یوسف اڈوسی صاحب، بہت مخلص اور فدائی اور بیشمار قربانی کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اس سے یہ کہا کہ دیکھو ہم تھوڑی سی جگہ اللہ کے گھر کے لئے مانگ رہے ہیں آپ اگر نہیں دینا چاہتے تو ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ چیف پر اس سادہ سی اپیل سے بہت اثر ہوا اور اس نے کہا آپ کو مَیں مسجد کے لئے جگہ دیتا ہوں اور اب خدا کے فضل سے اس گاؤں میں ایک اعلیٰ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

ایک شخص جس کا نام یعقوبو گووان ہے۔ سخت جھگڑالو آدمی تھا اور اتنی شراب پیتا تھا کہ وہ خود کہتا تھا کہ اس کے سانس سے آنے والی شراب کی بُو سے پاس بیٹھنے والا نشہ میں دھت ہو جاتا ہے۔ یہ شخص ایک لڑائی کی وجہ سے جیل چلا گیا۔ جب وہ جیل میں تھا تو قیدیوں میں گفتگو کے دوران کسی نے کہا کہ احمدی اچھے مسلمان نہیں ہیں۔ اب دیکھیں اس کو اللہ تعالیٰ نے کیسی عمدہ بات سمجھائی۔ یہ شخص کہنے لگا کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ غیر احمدی مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کتنے احمدی جیلوں میں ہیں۔ اس سے خود اندازہ ہو جائے گا کہ احمدی اچھے ہیں یا بُرے۔ جب انہوں نے جائزہ لیا تو پتہ لگا کہ ایک بھی احمدی جیل میں نہیں ہے۔ اُس نے وہیں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کر دیا اور شراب چھوڑنے کا اعلان کیا کہ اب کبھی اس کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ جب جماعت کے داعیین الی اللہ ایک علاقہ میں تبلیغ کے لئے گئے تو اس علاقہ کے چیف نے کہا کہ اسے احمدیت سے سخت نفرت ہے۔ اس لئے ہرگز تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس پر ان کی بیگم صاحبہ نے کہا آپ چیف ہیں، آپ کو زیب نہیں دیتا کہ کسی کی بات سُنے بغیر ہی اس کے بارہ میں رائے قائم کریں۔ چنانچہ بیگم کے اصرار پر چیف نے داعیین الی اللہ کو اجازت دی کہ پبلک میں احمدیت کا پیغام سنائیں اور چیف بھی خود سننے کے لئے حاضر ہوئے۔ چیف کے دِل پر احمدیت کے پیغام کا گہرا اثر ہوا اور احمدیت کے لئے اتنی محبت پیدا ہوئی کہ وہ احمدیت کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کی بیگم نے بھی اس موقع پر احمدیت قبول کی۔ انہوں نے اس قصبہ میں مسجد کی تعمیر کیلئے زمین دی اور مسجد کی تعمیر میں مدد کی۔ مسجد کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر انہوں نے بیان کیا کہ ایک زمانہ تھا کہ میں احمدیت کا نام سننے کیلئے تیار نہیں تھا اور اب یہ حال ہے کہ احمدیت میرے دِل میں اس قدر راسخ ہو چکی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی توفیق سے جماعت کیلئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

نائیجیریا (Nigeria)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد تین لاکھ پانچ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نائیجیریا ایک ایسا ملک تھا جو بہت پیچھے پیچھے رہتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہاں عظیم الشان کامیابیاں ہو رہی ہیں۔ ۷۵ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ دوران سال انہوں نے ۲۰ مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور ۳۶ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی مساجد کی کل تعداد ۲۷۴ ہو گئی ہے۔

عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا بیان کرتے ہیں کہ ترابا (TRABA) سٹیٹ میں سوال و جواب کی مجلس کے آخر پر ایک نوجوان پولیس آفیسر موسیٰ آدم کھڑے ہوئے اور بتانے لگے کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک اجنبی اور غیر ملکی شخص میرے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ آپ کو کیا مسائل ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ کوئی نہیں۔ پھر اُس نے کہا کہ اچھا ہاتھ اُٹھا کر ہم دعا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں نے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی۔ اس پر خواب ختم ہو گئی۔ آج اس مجلس میں آپ کو دیکھا تو مجھے اپنا خواب یاد آ گیا کہ آپ تو وہی شخص ہیں جو مجھے رؤیا میں ملے تھے اور ہاتھ اٹھا کر میرے لئے دعا کی تھی۔ چنانچہ اُس پولیس افسر نے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد انہوں نے وہاں کے معلم عبدالرزاق صاحب سے کہا کہ آؤ ہم اپنے قبیلے کو تبلیغ کرنے چلتے ہیں۔ چنانچہ اُن کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک اس قبیلے کے چھ (۶) ہزار سے زائد افراد احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

عبدالخالق صاحب مزید لکھتے ہیں کہ نائیجیریا کے OGUN T.V (اُوگن ٹی۔وی) کے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

ایک نمائندہ ہمارے شعبہ آڈیو وڈیو میں آئے۔ وہاں MTA پر اس عاجز کا درس القرآن نشر ہو رہا تھا۔ اُن کو یہ پروگرام بہت اچھا لگا اور اس کی چھ وڈیو کیسٹ خریدیں۔ واپس جا کر ہر ہفتہ کی شام کو آدھے گھنٹے کے لئے یہ پروگرام دکھانا شروع کر دیا اور اب تک پانچ پروگرام دکھا چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت مقبول ہوئے اور غیر احمدی مسلمانوں نے اس پروگرام کی کیسٹس کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اب وہ یہ پروگرام مفت دکھا رہے ہیں جو آگے چلاتے چلے جا رہے ہیں اگر ہم ان کی قیمت ادا کرتے تو ایک لاکھ نیرہ سے زائد قیمت ادا کرنی پڑتی۔

سینیگال (Senegal)

دورانِ سال سینیگال میں ۴۵ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ جن میں سے ۳۲ مقامات پر نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۳۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۸ نئی تعمیر کی گئی ہیں اور ۱۲ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ۲۳ مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس سال انہوں نے اماموں کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ ۶۵ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا ہے۔ جس میں ۱۵۸۰ اماموں، اساتذہ اور منتخب نمائندوں نے تربیت حاصل کی ہے۔ سینیگال میں اس وقت ۱۷ دینی مدارس ہیں۔ جن میں تین ہزار پانچ سو (۳۵۰۰) سے زائد طلباء جماعتی نظام کے تحت دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سینیگال کی امسال کی بیعتوں کی تعداد ۲ لاکھ ۶۱ ہزار سے بڑھ چکی ہے اور بعض نئے علاقے جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

امیر صاحب سینیگال عالمی میلہ ڈاکار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمارے سٹال کے سامنے والے سٹال پر ایک نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو لے کر اونچی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرنے لگا کہ جو شخص مجھے یہ بتائے کہ یہ بزرگ کون ہیں اس کو میں ایک بیگ انعام دوں گا۔ بہت سے لوگوں نے جواب دیئے۔ آخر میں اس نے کہا یہ اس زمانہ کے امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں اور سامنے ان کی جماعت کا سٹال ہے۔ اس وقت یہ جماعت پوری دنیا میں غلبہ اسلام کیلئے جہاد کر رہی ہے۔ اس موقعہ پر ایک خاتون بول اُٹھیں کہ خدا کی قسم اس سارے میلہ میں صرف احمدیہ جماعت ہے جو انسانیت کی ایسی خدمت کرتی ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔

امیر صاحب سینیگال مزید لکھتے ہیں کہ: کونگل کے علاقہ میں کافی نامی گاؤں گذشتہ سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوا۔ جب ان کے پیر کو ان لوگوں کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے جماعت کے خلاف بڑی سخت تحریک چلائی اور لوگوں کو جماعت کے خلاف اکسایا۔ اس علاقہ میں جماعت نے چار مقامات پر مساجد کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ اس پر پیر صاحب کو اور زیادہ تکلیف ہوئی اور یہ پراپیگنڈہ کیا کہ احمدی لوگ کافر ہیں ان کے پیسوں سے مسجد بناؤ گے تو خدا تعالیٰ تمہیں تباہ کر دے گا۔ اس پر ایک دوست نے کہا پیر صاحب مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ اس علاقہ میں عیسائی اپنے مدارس بنا رہے ہیں، ان کے رفاہی کام جاری ہیں ان کے بارے میں تو آپ کو بالکل تکلیف نہیں لیکن مسجد جہاں ہم لوگ ایک خدا کی عبادت کریں گے اس سے آپ کو بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ اس بات کو سن کر پیر صاحب لاجواب ہو گئے اور آئندہ جماعت کی مخالفت ترک کر دی۔

گیمبیا (The Gambia)

احمدیت کی شدید مخالفت اور اللہ تعالیٰ کا سلوک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گیمبیا میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نشان تو بہت دکھا رہا ہے مگر وہ زمین کرخت اور خدا تعالیٰ کی پھٹکار کے نیچے معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے وہاں کچھ وقت اور لگے گا۔ دعا جاری رکھیں۔

بہر حال نشانات کی تو بھرمار ہو رہی ہے۔ ایک قصبہ سوٹوکوبا (Sutokoba) ڈسٹرکٹ WULI اَپر رِوَر ڈویژن میں واقع ہے اور گیمبیا میں سب سے زیادہ مخالفت اسی قصبہ میں ہے۔ یہاں کے باشندے احمدیت کے سخت دشمن ہیں۔ احمدیوں سے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ جماعت کی ترقی کو روکنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا ہے اور طاقت کے زور پر لوگوں کو قبول احمدیت سے روکتے ہیں۔ اس سال مولود النبی ﷺ کے موقع پر ایک تقریب کے دوران اس علاقہ کے بڑے امام الحاجی شیخو بارو نے ایک قرارداد پیش کی کہ تمام شرکاء اس ضلع میں جماعت احمدیہ کے لئے بددعا کریں۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی اور جماعت کے خلاف بددعا کی گئی اور لعنت ڈالی گئی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ اس علاقہ پر بارش کا ایک ایسا طوفان آیا جس نے ان کی فصلیں، درخت، گھر اور سب کچھ تباہ و برباد کر دیا۔ اس قسم کا طوفان گیمبیا کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں آیا۔ قصبہ کے چیف اور امام نے نیشنل میڈیا پر اس طوفان کو طاعون اور خدا کی طرف سے سزا اور لعنت قرار دیا۔ اس طوفان سے صرف یہی علاقہ پکڑا گیا باقی ارد گرد کے تمام دیہات کلیتہً محفوظ رہے۔ اب اس علاقہ میں ہماری تبلیغی میٹنگز شروع ہو گئی ہیں مخالف امام چیف ہمارے پروگراموں میں شامل ہو رہے ہیں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ امسال جولائی کے وسط میں جب بارشیں شروع ہوئیں تو امام ابراہیم فاتی جو سعودی عرب کا نمائندہ ہے اور وہاں کا سب سے بڑا فسادی مولوی ہے، اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ اب احمدیہ مسجد کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اب خدا خود اس مسجد کو مٹا دے گا۔ وہ یہی کہتا رہا کہ مسجد کھلی جگہ پر ہے اور ہوا کے لئے کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے۔ اس لئے اس مسجد کو تباہ کرنے کے لئے تو صرف ایک تیز ہوا اور بارش ہی کافی ہے۔ اسی ہفتہ وہ ہوا کا طوفان جس کا وہ امام انتظار کر رہا تھا وہ آیا۔ اس نے ہماری مسجد کو تو چھوڑ دیا لیکن خود اس امام کے گھر (جو گاؤں کے انتہائی محفوظ مقام پر تھا) اس پر نازل ہوا اور اس کی چھت اڑا دی اور اس کا نہایت پختہ مکان دیکھتے دیکھتے ملبے کا ڈھیر ہو گیا۔ یاد رہے کہ باقی گاؤں بھی محفوظ رہا۔ صرف اس امام کے مکان کو نقصان پہنچا۔ اس پر مخالفین نے برملا کہا کہ یہ بات یقینی ہے کہ احمدیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو کامل یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ خود آپ کی حفاظت فرمائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ کئی مقدمات میں کامیابی کی پہلے سے آپ کو خبر دی گئی۔ بعض دفعہ شدید بیماری ہوئی، اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر حفاظت فرمائی۔ حضور علیہ السلام نے ایک الہامی دعا 'رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي' کے متعلق فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر قسم کی آفت سے محفوظ رکھا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے متعلق فرمایا کہ کئی خوفناک موت کی حالتوں سے خدا تعالیٰ نے بار بار میری بھی حفاظت فرمائی ہے۔

حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً یہ دعا سکھائی گئی کہ 'بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِي، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِي، بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ. يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ يَا وَلِيُّ اشْفِنِيْ'۔ اس الہام کے بعد ایک بیماری سے غیر معمولی شفا ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ نے طاعون کے زمانہ میں پہلے سے دی گئی الہامی بشارتوں کے مطابق 'الدّار' کے اندر رہنے والوں کی غیر معمولی حفاظت کا بھی ذکر فرمایا اور آخر پر حضور علیہ السلام کی ایک رؤیا کا ذکر فرمایا جس میں آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ باغ کو کاٹنے کے لئے آئے ہیں مگر پھر ایسا ہوا کہ وہ سب مرے پڑے تھے اور ان کی کھالیں اتری ہوئی تھیں اور ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تو ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہ آج کے زمانہ پر اطلاق پاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اسے بڑی شان سے پورا کرے گا۔ سر کٹنے سے مراد ہے کہ ان دشمنوں کا گھمنڈ ٹوٹ جائے گا۔ ہاتھ کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ پاؤں کٹنے سے مراد ہے کہ کوئی جائے فرار نہ ہو گی۔ اور کھال اترنے سے مراد ہے کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے آخر پر تمام احمدیوں کے لئے اور خصوصاً اہل ربوہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔

ایشین سٹور چوہدری، گروس گیراؤ۔ بٹل بورن کی پیشکش

سیل — سیل — سیل — سیل

پاکستانی میجنگ کوکر 5kg	40 DM
پاکستانی میجنگ کوکر 7kg	45 DM
پاکستانی میجنگ کوکر 9kg	50 DM
پاکستانی میجنگ کوکر 11kg	60 DM
ٹفن برائے کھانا	20 DM
توا (نان سٹک ایلومینیم)	15 DM
سیخ برائے سیخ کباب ایلومینیم	3.50 DM
پلاسٹک ڈنر سیٹ (36pc)	50 DM
چاول باسمتی (۱۰ کلو)	20 DM

اس کے علاوہ Bio آملہ شیمپو ہر سائز میں۔ تبت کریم۔ تبت پاؤڈر۔ جوہر جوشاندہ، برل کریم بڑی چھوٹی، کمبل، روٹیوں والے پونے، صفائی کے لاپن، برش، گروسری، چاول، سبزی، گوشت، مچھلی، ٹیلی فون کارڈز، احمد کے مصالحہ جات، شیزان کی مصنوعات۔ غرض ہر چیز ایک چھت کے نیچے دستیاب ہے۔ تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں۔ ۶۷ نمبر آٹوبان پر گروس گیراؤ کے بعد بٹل بورن کی شیلڈ ملتی ہے۔

Asian Store Chaudhry

Darmstadter Str 68 - 64572 BUTTLEBORN (Germany)

Tel: 06152 58603 Fax: 06152 56796

واقفینِ نو کیلئے

خدمت دین کی غرض سے پیشہ ورانہ انتخاب کے سلسلہ میں

عمومی رہنمائی

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ۔ لندن)

بعض واقفینِ نو کے والدین انفرادی طور پر رابطہ کر کے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ جب اُن کے بچے بڑے ہو جائیں گے تو وہ کس رنگ میں جماعت کی خدمت کریں گے۔ایسے والدین کی اطلاع اور عمومی رہنمائی کے لئے یہ مضمون شائع کیا جارہا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو اس مبارک تحریک کے آغاز کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا اور اس کے بعد چار مزید خطبات میں احبابِ جماعت کو تفصیلی ہدایات سے نوازا تھا۔یہ خطبات پاکستان میں علیحدہ علیحدہ اور بیرون پاکستان کے لئے یکجائی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ان خطبات میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مبارک تحریک کے مختلف پہلوؤں مثلاً اس کے اغراض و مقاصد،والدین اور نظامِ جماعت کی ذمہ داریوں کے بارہ میں رہنمائی فرمائی ہے۔ان ہدایات پر غور کیا جائے تو وہ آئندہ کے لائحہ عمل پر خوب روشنی ڈالتی ہیں۔ اسی لئے والدین کو ہمیشہ اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ وقف کا ارادہ کرنے سے قبل ان خطبات کا بغور مطالعہ کریں اور وقف کرنے کے بعد بھی ان خطبات کو پڑھتے رہیں اور ان میں بیان فرمودہ ہدایات کو مدِّ نظر رکھ کر اپنے بچوں کی تربیت کی کوشش کرتے رہیں۔

سب سے اہم اور بنیادی بات

وقفِ نو کے ضمن میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ بچوں کو شروع سے ہی یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہیں اور بڑے ہو کر انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کام کرنا ہے۔چنانچہ سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

"ان کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ ٔاسلام کی ایک صدی غلبہ ٔاسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنانا"۔

(خطبہ جمعہ ۳/ اپریل ۱۹۸۷ء)

وہ والدین جو اپنے بچوں کے ذہن میں شروع سے ہی یہ احساس پیدا نہیں کرتے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے وقف ہیں اُن کے بچے بعض دفعہ بڑے ہو کر وقف کی طرف مائل نہیں ہوتے اور وقت آنے پر وقف کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے یا بڑے ہو کر ایسے پیشوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خدمتِ اسلام سے محروم رہ جاتے ہیں۔ابھی حال ہی میں ایک ملک سے اطلاع موصول ہوئی کہ جب وہاں بچوں کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان میں چند بچے ایسے پیشوں کی طرف راغب ہیں جن کے تحت وہ جماعت کے لئے کار آمد نہیں ہوں گے۔اس لئے اس پہلو پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے کہ شروع سے ہی بچوں کو یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ انہیں خدمتِ اسلام کے لئے مانگا گیا تھا اور یہ کہ ان سے کیا بلند توقعات وابستہ کی گئی ہیں۔

اس ضمن میں دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں پوری فرمائے۔سیّدنا حضورِ انور نے والدین کو نصیحت فرمائی کہ:

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں ...... پیشتر اس کے یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں، جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

والدین کو شروع سے ہی اس بات کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ ان کا بچہ بڑا ہو کر کس طرح خدمت کرے گا۔کیا وہ بطور مربی سلسلہ اسلام کی خدمت کرے گا یا کسی اور رنگ میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ مثلاً استاد،ڈاکٹر یا زبانوں کا ماہر بن کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرے گا۔اس امر کے لئے والدین کی خواہشات کے علاوہ بچوں کے ذہنی رجحان کو بھی ملحوظ رکھا جانا چاہئے۔

اس مقصد کے لئے مرکزی ہدایات کے تحت تمام ممالک اور جماعتوں کو ہدائت کی گئی تھی کہ وہ کرئیر پلاننگ کمیٹیاں تشکیل دیں جو والدین کی خواہشات، بچوں کے ذہنی رجحانات،ان کی تعلیمی استعدادوں اور جماعتی ضروریات کو مدِّنظر رکھ کر والدین کی رہنمائی کریں۔والدین کو چاہئے کہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان اور صدر صاحبان سے رابطہ رکھیں اور جہاں جہاں ایسی کرئیر پلاننگ کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں ان سے استفادہ کریں۔اگر کہیں ایسی کمیٹیاں قائم نہیں ہوئیں تو ذمہ دار عہدیداران کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تیزی سے پھیلتی ہوئی جماعت اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ بے شمار پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے واقفین زندگی وقت کے جدید تقاضوں کے تحت خدمات کے لئے دستیاب ہوں۔اسی مقصد کے حصول کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ نے تحریک وقفِ نو کو جاری فرمایا تھا۔سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں نیز جماعت کی آئندہ زمانوں میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عمومی رہنمائی کے طور پر چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔

مربیّان اور مبلغین:

جماعت کو بے شمار مربیان کی ضرورت ہے جو دنیا بھر میں تبلیغ اور تربیت کا کام کر سکیں۔جامعہ احمدیہ میں عام طور پر میٹرک یا جی سی ایس سی کے بعد بچے داخلہ لیتے ہیں اور پانچ سات سال کی تعلیم کے بعد شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی سلسلہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔اُس کے بعد بعض مربیّان مزید تعلیم اور ریسرچ کے ذریعہ مختلف مضامین مثلاً قرآن،حدیث،فقہ،کلام اور موازنہ مذاہب وغیرہ میں اختصاص (Specialisation) بھی حاصل کرتے ہیں۔اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ،قادیان،انڈونیشیا،گھانا،تنزانیہ اور نائیجریا میں مرّبیان کی ٹریننگ کے لئے جامعات قائم ہیں۔سیّدنا حضورِ انور نے انگلستان اور کینیڈا میں بھی جامعہ احمدیہ کے قیام کی منظوری عطا فرما دی ہے جو انشاء اللہ چند سالوں تک کام شروع کر دیں گے۔مزید معلومات کے لئے ان جامعات سے رابطہ کیا جانا چاہیے۔

وقف اور تعلیمی مہارت کا اصل مقصد

مربیّان اور مبلغین کی تیاری کے علاوہ والدین کی عمومی رہنمائی کے لئے چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔پیشوں کے ذکر سے قبل یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ وقف اور مختلف پیشوں کے ذریعہ خدمت کا اصل مقصود خدا تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنا اور اپنی اولاد کا تعلق مضبوط کرنا ہے اور روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔اس عظیم مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

"دعائیں کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے،ان کو اپنے لئے خاص کر لے۔تیرے ہو کر رہ جائیں۔اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول ﷺ کے خدا کی غلام بن کے اس صدی میں داخل ہو رہی ہو"۔

(خطبہ جمعہ ۳/ اپریل ۱۹۸۷ء)

نیز حضورِ ایدہ اللہ نے والدین کو توجہ دلائی کہ بچوں کو شروع سے ہی متقی بنانے کی کوشش کریں اور ان کے دل دین کی طرف راغب کریں۔فرمایا:

"واقفینِ نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں اور ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جارہا ہو"۔

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

زبانوں کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔اے / پی۔ایچ۔ڈی۔

موزوں: مردوں / عورتوں کے لئے۔

آئندہ زمانوں میں جماعت کو ایسے بیشمار ماہرین کی ضرورت ہو گی جو مختلف زبانوں پر کامل عبور رکھتے ہوں یعنی بول چال اور تحریر کی مشق رکھتے ہوں نیز ترجمہ اور تصنیف کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان میں اتنی صلاحیت ہو کہ وہ قرآن مجید،کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام،خلفاء احمدیت کے خطبات اور ان کی تصانیف نیز سلسلہ کے دیگر لٹریچر کو با آسانی تراجم کی صورت میں پیش کر سکیں اور ضرورت پڑنے پر ان ملکوں میں تبلیغ کا فریضہ بھی ادا کر سکیں۔

سیدنا حضورِ انور نے اپنے خطبات میں ایسی زبانوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے واقفینِ نو کو اردو، عربی،انگریزی،روسی،چینی،اٹالین،پولش، سپینش، پرتگالی،ٹرکش،کورین اور جاپانی زبانوں میں اعلیٰ مہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں سیّدنا حضورِ انور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جرمنی کی جماعت خاص طور پر اپنے واقفین کو ایسٹرن بلاک کی زبانوں یعنی ہنگیرین،رومانین،البانین،بلغارین اور چیکوسلواکین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے تیار کرے کیونکہ یہ ایسی زبانیں ہیں جن کا جرمنی سے تعلق ہے اور جرمن قوم ان سے پرانے تاریخی روابط رکھتی ہے۔

اپنے خطبات میں حضورِ انور نے خاص طور پر لڑکیوں کو زبانوں کے ماہرین بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے نیز یہ کہ وہ ٹائپ اور کمپیوٹر پر کام کرنا بھی سیکھیں تاکہ وہ بغیر خاوندوں سے علیحدہ ہوئے گھر بیٹھے تصانیف کا کام کر سکیں۔

اسی طرح فرمایا کہ وہ بچے جو مغربی دنیا میں آباد ہیں ان کے لئے ان ملکوں میں زبانیں سیکھنے کی بہت سہولتیں حاصل ہیں اس لئے ان کے والدین کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ وہ شروع سے ہی اس بات کا مصمم ارادہ کر لیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو کسی نہ کسی زبان کا ماہر بنانا ہے۔

دینی امور کے ماہرین:

وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں سیّدنا

حضور انور نے فرمایا کہ واقفین میں سے ایک حصہ ایسا ہونا چاہئے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی امور کے ماہر بنیں مثلاً کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماہر ہوں۔اسی طرح بعض غیر احمدی مسلمانوں سے متعلق فرقوں میں اختصاص حاصل کریں۔

موازنہ مذاہب:

اسی طرح سیدنا حضور انور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ کچھ واقفین کو اعلیٰ تعلیم کے بعد مختلف مذاہب مثلاً عیسائیت، ہندوازم، یہودیت، اور بہائی ازم کا سپیشلسٹ بنایا جائے۔وہ اس قابل ہوں کہ تحقیقی مقالے تحریر کر سکیں اور اپنے مضمون میں اتھارٹی ہوں۔

اساتذہ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔ایڈ/ایم۔ایڈ

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

ایسے اساتذہ جو ہائی سکول اور کالج کے درجہ پر پڑھا سکیں خصوصاً فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضیات، جغرافیہ، عربی اور انگریزی کے مضامین میں ایم۔اے یا ایم ایس سی کیا ہو۔مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی تعلیم کے شعبہ میں بہت کام کر سکتی ہیں۔

حضور انور نے بچوں کو علم سکھلانے اور ان کو تعلیمی میدان میں آگے لانے کی بہت تلقین فرمائی ہے۔چنانچہ فرمایا:

"بچوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔علمی کام سکھائیں اور علم کو بڑھانا ہی ہے لیکن علم سکھانے کا نظام جو ہے جس کو بی ایڈ یا ایم ایڈ کہا جاتا ہے ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان میں داخل کریں آئندہ بڑے ہو کر۔لیکن ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں شروع کریں"۔(خطبہ جمعہ ۸/ستمبر ۱۹۸۹ء)

زبانوں کے ماہرین یا اساتذہ میں سے ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہوگی جو آگے چل کر مختلف زبانیں سکھانے کے لئے پروگرام تیار کریں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کئے جا سکیں۔ان زبانوں کو سکھانے کے لئے کتب اور ویڈیو کیسٹ بھی تیار کی جا سکتی ہیں۔ایسے واقفین مختلف ملکوں کے مراکز میں لینگویج انسٹی ٹیوٹ کے قیام اور ان کے انتظامات کے لئے بھی بہت کار آمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

ریسرچ سکالرز:

آئندہ جماعت کو ایسے ریسرچ سکالرز کی بھی ضرورت ہوگی جو اعلیٰ تعلیم کے بعد ریسرچ کا تجربہ رکھتے ہوں اور سائنسی و غیر سائنسی یا کسی بھی موضوع پر ریسرچ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اس ذریعہ سے خدمت دین کر سکیں۔

میڈیکل:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔بی۔بی۔ایس/ایم۔ڈی/بی۔ڈی۔ایس/اعلیٰ تعلیم کے ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

واقفینِ نو کو ایسے ڈاکٹر بنانے کی کوشش کریں جو جماعت کے ہسپتالوں میں بطور جنرل فزیشن، سرجن، مختلف امراض اور دندان سازی کے ماہرین کے طور پر کام کر سکیں۔میڈیکل کے بہت سے شعبے ہیں اور ہر شعبہ کی اپنی اہمیت ہے۔جماعت کو ہر میدان کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضور انور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جماعت کو خدمت کے میدان میں لیڈی ڈاکٹرز کی بہت ضرورت ہے اور بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں۔اس لئے احمدی بچیوں کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئیں۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔خواتین ڈاکٹروں کو خدا تعالیٰ اگر توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں اور بہت گہرا اثر چھوڑ سکتی ہیں اور اس رستے سے پھر وہ اسلام کا پیغام دینے میں بھی دوسروں پر فوقیت رکھتی ہیں۔اس لئے احمدی خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئیں۔"(خطبہ جمعہ ۸/ستمبر ۱۹۸۹ء)

ہومیو پیتھی:

متوقع تعلیمی معیار: باقاعدہ مستند کورس کے ساتھ حاصل کردہ ڈگری

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

دنیا بھر میں یہ طریق علاج مقبول ہو رہا ہے اور اس کے باقاعدہ ڈگری کورسز کروائے جاتے ہیں۔سیدنا حضور انور کی ذاتی دلچسپی اور توجہ سے یہ طریق علاج جماعت میں بھی بہت مقبول اور رائج ہو چکا ہے۔مختلف ممالک میں ڈسپنسریاں قائم ہو چکی ہیں اور ان سے بہت استفادہ کیا جا رہا ہے۔آئندہ جماعت کو باقاعدہ مستند تربیت یافتہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہوگی جو اس کام کو آگے بڑھا سکیں اور دنیا کی خدمت کر سکیں۔

نرسنگ:

متوقع تعلیمی معیار: نرسنگ کے ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

جنرل نرسنگ، مڈوائفری اور اپریشن تھیٹر میں کام کرنے کا تجربہ اور اہلیت

میڈیکل ٹیکنیشین:

متوقع تعلیمی معیار: مختلف ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

احمدیہ ہسپتالوں اور کلینک میں کام کرنے کے لئے ریڈیوگرافر، فزیوتھراپسٹ اور لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہوگی۔

فارماسسٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔فارمیسی۔

موزوں مردوں اور عورتوں کے لئے

مختلف ممالک میں جماعت کے ہسپتالوں میں فارمیسی اور ادویات کے کام کو سنبھالنے کے لئے فارماسسٹس کی بھی ضرورت پڑے گی۔اس لئے واقفین کو اس شعبہ کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

کمپیوٹر کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری/ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کمپیوٹر اور نئی ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے اور آئندہ زمانوں میں بے شمار ماہرین کی ضرورت ہوگی جو مختلف قسم کے پروگرام تیار کر کے جماعتی ضروریات کو پورا کر سکیں۔کمپیوٹر کی کئی شاخیں ہیں مثلاً سافٹ ویر، ہارڈ ویر اور ڈیزائین گرافکس وغیرہ اس لئے کمپیوٹر کے مختلف کاموں کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

پرنٹرز:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ڈگری۔

موزوں: مردوں کے لئے۔

اشاعت جماعت کا ایک نہایت اہم شعبہ ہے۔کتب اور لٹریچر کی معیاری چھپائی کے لئے ایسے تعلیم یافتہ واقفین کی ضرورت ہوگی جو فنی مہارت کے ساتھ جماعت کے مختلف ممالک میں قائم شدہ یا آئندہ قائم ہونے والے پرنٹنگ پریسوں کو اعلیٰ طریق پر چلا سکیں۔

براڈ کاسٹنگ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ڈگری۔

موزوں: مردوں/عورتوں کے لئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا بھر میں MTA کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔انشاءاللہ یہ سلسلہ اور ترقی کرے گا تو اس وقت ایسے واقفین کی ضرورت ہوگی جو پیشہ ورانہ صلاحیت کے ساتھ براڈ کاسٹنگ اور ٹیلی ویژن اور ویڈیو گرافی سے متعلقہ امور کو جدید تقاضوں کے مطابق چلا سکیں۔یہ بھی بہت وسیع میدان ہے۔اس میں تیزی سے نئی ضرورتیں سامنے آرہی ہیں اور جماعت کو فوری طور پر ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ریکارڈنگ، سکرپٹ رائیٹنگ، نیوز ریڈنگ، دستاویزی فلموں کی تیاری اور انٹرویو کرنے والے نیز سیٹلائیٹ کمیونیکیشن کے ماہر ہوں۔

جرنلزم:

متوقع تعلیمی معیار: ایم اے۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

جماعتی اخبارات، رسالہ جات، اشاعت اور پریس کے متعلقہ امور کو بہترین خطوط پر چلانے والے، اچھا تصنیفی کام کرنے والے جرنلسٹ بھی جماعت کو چاہئیں۔اس لئے واقفین نو کو جرنلزم اور اس کے مختلف شعبوں میں بھی مہارت حاصل کرنی چاہئے۔

اکاؤنٹنٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی کام/ایم کام۔

اکاؤنٹس کے ماہرین جو جماعت کے مالی نظام کے لئے کام کر سکیں۔

آرکیٹیکٹ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو دنیا بھر میں جماعت کی مساجد، ہسپتالوں اور دیگر عمارات کے ڈیزائن اور ان سے متعلقہ امور میں خدمت بجا لا سکیں۔

بزنس ایڈمنسٹریشن:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو مارکیٹنگ اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جماعت کی کتب اور لٹریچر کی فروخت اور ہسپتالوں اور سکولوں وغیرہ کی پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن کے متعلقہ امور کی نگرانی کر سکیں۔

زراعت:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

افریقہ کے ممالک میں یا جہاں بھی آئندہ جماعت کو ضرورت ہو ایسے واقفین درکار ہوں گے جو مختلف پراجیکٹس پر کام اور نگرانی کر سکیں۔

ماہرین آثار قدیمہ:

سیدنا حضور انور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ واقفین میں سے ایسے بھی ہونے چاہئیں جو آثار قدیمہ کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم اور تجربہ حاصل کریں اور قرآن مجید کے کلام اور نور کی روشنی میں اس مضمون کو لیں اور دنیا پر قرآن اور اسلام کی برتری ثابت کریں۔

انجینئرز:

یہ بھی ایک بہت وسیع میدان ہے۔جماعت کی روز افزوں ترقی کے نتیجہ میں سول اور الیکٹریکل انجینئرز کی ضرورت ہوگی جو جماعت کی مساجد، عمارات اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے کام کو سنبھال سکیں۔اسی طرح الیکٹرونکس کے ماہر انجینئرز کی بھی ضرورت ہوگی جو جماعت کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے یہ عمومی رہنمائی ہے۔ہر ملک میں واقفین کی رہنمائی کے لئے قائم کریئر پلاننگ کمیٹیاں جماعت کے عالمی و ملکی تقاضوں اور بچوں کے رجحانات اور استعدادوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مزید مشورہ دے سکتی ہیں۔

والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے سنجیدگی سے سوچنا شروع کریں کہ ان کے بچوں نے کس نہج پر تعلیم حاصل کرنی ہے اور کس رنگ میں اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے صرف کرنی ہے۔اس تیاری میں یہ خیال کر کے دیر نہ کریں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں جب بڑے ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔ابھی سے دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کریں اور پھر اپنی پوری سعی کے ساتھ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ کرے تمام والدین جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے اس ذمہ داری سے اس رنگ میں عہدہ برآ ہوں کہ ان کے بچے ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمناؤں اور والدین کی خواہشات کے مطابق نافع وجود بن کر خدمت اسلام و خدمت بنی نوع انسان میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہوں اور خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر پڑ رہی ہوں آمین۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب بھیرویؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۱؍ستمبر ۲۰۰۰ء میں حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب بھیرویؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون آپؓ کے پوتے مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں صاحب ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی گھر اُسی گلی میں تھا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا آبائی گھر بھی تھا۔ آپؓ کو حضورؓ کے گھر سے دودھ کا رشتہ بھی تھا۔ آپؓ کے والد حضرت میاں الہ دین صاحبؓ کو آپؓ سے ایک ماہ بعد قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ نے ابتدائی تعلیم بھیرہ میں ہی حاصل کی۔ حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحبؓ (سابق مہر سنگھ) آپؓ کے بچپن کے دوست اور کلاس فیلو تھے۔ وہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے زیر کفالت تھے۔

حضرت میاں صاحبؓ کا تعلق ایک غریب گھرانہ سے تھا۔ والدین اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور بہت دیندار تھے۔ بھیرہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا تو حضرت میاں صاحبؓ کا بچپن کا زمانہ تھا۔ اگرچہ آپ کے دل میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کا بے حد احترام تھا لیکن اپنے والد محترم کے ساتھ اختلاف کرکے آپ کو بیعت کرنا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ ۱۸۹۸ء میں ایک مرتبہ آپ کو منڈی بہاؤالدین سے باہر جانا پڑا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھنے کا موقع ملا اور آپؓ نے فوراً قادیان پہنچ کر شرح صدر سے بیعت کرلی۔ پھر قادیان سے ہی اپنے والد محترم کو خط میں اس کی اطلاع دی اور بیعت کرلینے کی دعوت دی۔ آپؓ کے والد کو خط پڑھ کر بہت افسوس ہوا اور وہ اس نیت سے قادیان روانہ ہوئے کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اختلافی مسائل پر بحث کرکے اُنہیں اپنی دانست میں ہرا کر پھر اپنے بیٹے کو اپنے ہمراہ لے آئیں گے۔ لیکن جب حضرت اقدسؑ کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو دل پر ایک خاص اثر ہوا۔ پھر مغرب کی نماز کے بعد حضورؑ نے مسجد مبارک میں ایک تقریر فرمائی جس میں ان کے تمام اعتراضات کا جواب آگیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے آگے بڑھ کر فوراً بیعت کرلی۔ پھر دونوں باپ بیٹا واپس بھیرہ آئے اور دعوت الی اللہ شروع کردی۔ سارے خاندان نے جلد ہی قبول احمدیت کی سعادت پالی۔ حضرت میاں الہ دین صاحبؓ کی وفات ۱۹۰۵ء میں بھیرہ میں ہی ہوئی اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔

موجودہ مسجد نور بھیرہ دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا جدی مکان تھا اور اس سے متصل آپؓ کی ہی ایک آبائی مسجد تھی۔ جب مسجد کے مقتدیوں میں سے بعض نے احمدیت قبول کرلی تو پھر وہاں دو نمازیں علیحدہ علیحدہ ہونے لگیں تاہم اذان ایک ہی کافی سمجھی جاتی تھی۔ ۱۹۱۱ء میں احمدیوں کی نماز کے دوران ایک مخالف نے کوئی شرارت کی جس پر حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحبؓ نے اُس سے کچھ سختی کی جس پر بڑا فساد برپا ہوا۔ جب حضورؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؓ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن نے ٹھیک کیا ہے، غیرت کا یہی تقاضا تھا۔ نیز فرمایا کہ افسوس لوگ ہمیں اب اپنی مسجد میں بھی نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ پھر حضورؓ نے اپنا جدی مکان جماعت کو دیدیا تاکہ اُسے مسجد کی شکل دیدی جائے۔

حضرت میاں صاحبؓ بھیرہ جماعت میں سیکرٹری مال بھی رہے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور اس سلسلہ میں ایک اشتہار بھی شائع کرکے تقسیم کیا۔ خلافت ثانیہ کے قیام پر فوراً بیعت کرلی۔ عالم باعمل تھے۔ ۱۹۲۴ء میں آپؓ اپنی والدہ اور دو بھائیوں کے ساتھ حج کرنے مکہ گئے۔ حج کی ادائیگی کے بعد آپؓ کی والدہ محترمہ وہیں وفات پاگئیں اور وہیں تدفین ہوئی۔ اُن دنوں خانہ جنگی کی وجہ سے مکہ سے مدینہ کا راستہ بند تھا چنانچہ تینوں بھائی راستہ کھلنے کے انتظار میں جدہ میں مقیم ہوئے۔ چند دن کے بعد حضرت میاں صاحبؓ بیمار ہوئے اور وفات پاکر جدہ میں ہی دفن ہوئے۔

.......❁.......❁.......❁.......

وادیٔ کیلاش

ہفت روزہ ''سیر روحانی'' اگست ۲۰۰۰ء میں پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع وادیٔ کیلاش (چترال) کے بارہ میں معلوماتی مضمون مکرم منصور نورالدین صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

اس وادی کو چاروں طرف سے ہندوکش کے عظیم پہاڑی سلسلے نے گھیر رکھا ہے جسے مختلف درّے سوات، گلگت اور دیگر علاقوں سے ملاتے ہیں۔ یہاں تین سے چار ہزار کیلاشی آباد ہیں جو دنیا کی قدیم ترین اقوام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے بارہ میں ایک سو سے زائد تحقیقاتی کتب لکھی جاچکی ہیں۔ انہیں کافر اور اِس وادی کو کافرستان بھی کہا جاتا ہے۔ قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ کیلاشی پہلے افغانستان کے صوبہ نورستان میں مکین تھے۔ ۱۸۹۵ء میں امیر عبدالرحمٰن والیٔ افغانستان نے انہیں مجبور کیا کہ اسلام قبول کرلیں یا پھر ملک چھوڑدیں۔ چنانچہ وہ نقل مکانی کرکے یہاں آکر آباد ہوگئے۔

۳۰۰ ق م میں جب سکندر اعظم نے اپنے باپ کی وفات کے بعد مقدونیا کی بادشاہت سنبھالی تو اُس کی عمر صرف بیس سال تھی۔ وہ عظیم فلسفی ارسطو کا شاگرد تھا۔ بادشاہ بننے کے بعد اُس نے ستر ہزار سپاہ کے ساتھ فتوحات کا آغاز کیا اور فارس کے حکمرانوں کو شکست دے کر مشرق کی طرف اپنے سفر کو جاری رکھا۔ جنگی سفر کے دوران وہ نئے سپاہی بھرتی کرتا اور پرانے سپاہی مختلف جگہوں پر چھوڑتا جاتا۔ تاریخ نویس کہتے ہیں کہ ان ہی سپاہ کی نسلیں آج ہندوکش کے ان سلسلوں میں آباد ہیں۔ اس سلسلہ میں کئے جانے والے DNA ٹیسٹ بتاتے ہیں کہ یہ لوگ جرمن اور اطالوی اقوام کے قریب ہیں۔

کیلاشیوں کی بعض مذہبی رسومات، عادات اور رہن سہن بھی ثابت کرتے ہیں کہ کیلاشی یونان سے تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ کوہ پیمائی کا شوق رکھنے والے ایک یونانی ٹیچر نے دونوں قوموں میں پائی جانے والی بہت سی مشترک باتوں کا ذکر کیا ہے مثلاً دونوں کے بڑے دیوتا کا نام قریباً ایک ہے۔ اسی طرح دوسرے دیوتا کے لئے استعمال کیا جانے والا نشان ایک ہی ہے۔ پھر سکندر اعظم کی طرح کیلاشی بھی بکری کے دو سینگوں کو علامتی طور پر اپنے گھروں کے باہر لٹکاتے ہیں۔ اور سکندر کے باپ کی طرح سورج کا امتیازی نشان گھروں کے دروازوں پر کندہ کرتے ہیں۔ کیلاشی موسیقی بھی یونان کے شمال مغربی علاقے کی موسیقی سے بہت مماثلت رکھتی ہے اور کیلاشیوں کا دائرے میں رقص کرنا بھی یونانیوں کا رقص کا انداز ہے۔ سکندر اعظم کے سپاہ کی پینٹنگز سے بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ ویسی ہی ٹوپی پہنتے تھے جیسی کہ کیلاشی پہنتے ہیں۔

کیلاشی دو زبانیں Kalahwar اور Khower بولتے ہیں جن کا کوئی رسم الخط نہیں ہے۔ ان کا مذہب کچھ خاص حدود و قیود کا پابند نہیں لیکن دیوی اور دیوتا کی پرستش کا تصور نمایاں ہے۔ ان کے تہواروں میں سب سے بڑا تہوار Chaomas ہے۔ عقیدہ ہے کہ Balomain دیوتا کسی وقت کیلاشیوں کے ساتھ تھا اور اُس نے بڑے بڑے معرکے بھی سرانجام دیئے۔ اس تہوار کے دوران اس دیوتا کی روح وادیٔ کیلاش میں آتی ہے اور تمام کیلاشیوں کو اُن کے اصل وطن Tsiam (ایک فرضی شہر) لے جاتی ہے۔

کیلاشیوں کی تمام مذہبی رسومات عبادتگاہ میں ادا کی جاتی ہیں جسے Jastak Han کہا جاتا ہے۔ حائضہ عورت اور مرغی کو اس عبادتگاہ میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ مرغی ناپاک تصور ہوتی ہے اور گھر میں بھی داخل نہیں کی جاتی۔ اگرچہ اب سیاحوں کی کثرت کی وجہ سے مرغی سے نفرت کم ہوگئی ہے۔ کیلاشی قبرستان میں انسانی لاشوں کو لکڑی کے تابوتوں میں پہاڑ کے اوپر رکھ دیا جاتا ہے۔ تابوت بعد ازاں کھل جاتے ہیں اور انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ چونکہ سیاح ان ڈھانچوں کو اٹھا کر لے جاتے تھے اس لئے اب کیلاشی بھی اپنے مُردوں کو دفنانے لگے ہیں۔ اسی طرح کیلاشیوں کی بغیر اجازت تصویر کھینچنے کی صورت میں کیلاشی بہت زیادہ ردّعمل دکھاتے ہیں اور بعض اوقات پتھر بھی پھینکتے ہیں۔ تاہم چند روپے دیدیئے جائیں تو وہ آرام سے تصویر اتروالیں گے۔

.......❁.......❁.......❁.......

طوالو

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۸؍ستمبر ۲۰۰۰ء میں مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب کے قلم سے جزیرہ طوالو کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ چند چھوٹے چھوٹے جزائر کے مجموعہ کا نام طوالو ہے۔ یہ ملک آسٹریلیا سے آگے بین الاقوامی ڈیٹ لائن کے پاس واقع ہے۔ یہ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء کو آزاد ہوا۔ اس کا رقبہ ۲۴ مربع کلومیٹر ہے اور یہ نو جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر سترھویں اور اٹھارویں صدی میں دریافت ہوئے تھے۔ سائنس دانوں کی تحقیق کے مطابق طوالو سطح سمندر سے صرف دو میٹر بلند ہے اور آئندہ سو سال میں ممکن ہے کہ سمندری عمل کے نتیجہ میں یہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔

طوالو میں آئینی حکومت ہے اور ملک کا سربراہ گورنر جنرل ہے جسے ملکہ برطانیہ مقرر کرتی ہے۔ حکومت کا سربراہ وزیراعظم کہلاتا ہے۔ ملک کا قانون ساز ادارہ یعنی پارلیمینٹ تیرہ نمائندگان پر مشتمل ہے۔ دارالحکومت فونگافالے ہے۔ ۱۹۸۷ء میں اس ملک کی کُل آبادی ۸۲۰۰ تھی۔ کُل آبادی کا ۹۱ فیصد مقامی لوگ ہیں اور وہ بھی طوالو کہلاتے ہیں۔ سرکاری زبان انگریزی ہے لیکن مقامی زبانیں کریباتی اور طوالو بھی بولی جاتی ہیں۔ سکہ ڈالر کہلاتا ہے۔ ملکی معیشت کا انحصار زراعت، جنگلات، ماہی گیری اور کان کنی پر ہے۔ ملک میں سڑکوں کی لمبائی ۸ کلومیٹر ہے۔ ایک ایئرپورٹ بھی ہے۔ یہاں سے کوئی اخبار نہیں نکلتا، ٹی وی اسٹیشن بھی کوئی نہیں لیکن ٹی وی سیٹ ضرور موجود ہیں۔ ۱۹۸۶ء سے ریڈیو اسٹیشن یہاں پر قائم ہے۔ ٹیلیفون اور ٹیلکس کی سہولت بھی ہے اور پورے ملک میں ڈیڑھ سو ٹیلیفون ہیں۔ یہاں پر گیارہ پرائمری سکول ہیں۔ ایک سیکنڈری سکول ہے، عملی تعلیم کے آٹھ ادارے ہیں۔ شرح خواندگی ۹۵ء۵ فیصد ہے۔ ملک میں کُل چار ڈاکٹر اور دو ڈینٹسٹ ہیں۔ فوج نہیں ہے البتہ پولیس فورس قائم ہے۔

طوالو میں احمدیت کا آغاز الٰہی تصرف سے ہوا کہ مکرم افتخار احمد ایاز صاحب جو یوگنڈا میں درس و تدریس سے وابستہ تھے، انہیں طوالو حکومت کی طرف سے ایک ماہر تعلیم کے طور پر پیشکش ہوئی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ سے مارچ ۱۹۸۵ء میں طوالو وارد ہوئے اور جلد ہی وہاں جماعت احمدیہ کے قیام میں کامیاب ہوئے۔ ۸؍اگست ۱۹۸۷ء کو ریڈیو طوالو نے حضور انور ایدہ اللہ کا ایک پیغام بھی نشر کیا۔

.......❁.......❁.......❁.......

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

15/10/2001 – 21/10/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 15th October 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.50 Children's Class: By Huzoor - Class No.154 Part 1 Rec: 25.09.99
01.10 Children's Programme: Science Club
01.55 MTA USA: A Highway Adventure To Alaska
02.50 Rohani Khazaine: Quiz Programme Organised by Jamaat Ahmadiyyat Rabwah
04.35 Learning Chinese: By Usman Chou Sb. Lesson No. 237
05.05 Liqaa Ma'al Arab with Huzoor: No. 400 Rec: 06.05.98
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.55 Moshaira
08.00 Rohani Khazaine: Quiz Programme ®
08.55 Liqaa Ma'al Arab ®
09.50 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
11.00 Children's Class: By Hazoor ®
11.30 Learning Chinese: Lesson No.237 ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bangali Service: Various Items
13.35 Rencontre Avec Les Francophones ®
14.35 Darsul Malfoozat
14.50 MTA USA ®
15.55 Children's Class: By Hazoor ®
16.25 Learning Chinese: Lesson No.237 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15 Liqaa Ma'al Arab
20.10 Turkish Programme: introduction to Ahmadiyyat. Programme No. 8
20.40 Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
21.40 Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
22.25 MTA USA ®
23.20 Learning Chinese

Tuesday 16th October 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Class: With Huzoor Class No.154 – Rec.25.09.99 –Final Part
01.20 Children's Corner: Yassranal Quran Class No.16
01.40 Tarjumatul Quran : By Huzoor. Lesson No.212 Rec: 12.11.97
02.40 Medical Matters: By Dr Masood Alhassan Noori
03.05 Mulaqat With Bengali Friends: Rec: 09/10/01
04.05 Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.20
04.35 Urdu Class: By Hazoor. Class No. 276. Recorded: 30.04.97
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.45 Pushto Programme: Friday Sermon
07.50 Medical Matters: ®
08.25 Urdu Class: By Hazoor. Class No. 276 ®
09.45 Indonesian Service: Various Programmes
10.45 Children's Class: By Hazoor ®
11.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.20 ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Bengali Mulaqat: Rec.09.10.01 ®
14.30 Darsul Hadith
14.55 Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.214 – R ec.19.11.97
16.05 Children's Class: By Hazoor – No.154®
16.30 Children's Corner: Yassranal Quran No.16 ®
16.50 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Le Francais C'est Facile: Lesson No.20 ®
18:45 French Programme
19.05 Urdu Class ®
20.25 Norwegian Programme. Programme No. 17
21:00 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
22.00 Medical Matters: ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: With Huzoor ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No. 20 ®

Wednesday 17th October 2001

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.20 Children's Corner: With Waqfeene nau
02.00 Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.215
03.05 Special Report on a Flower Exhibition
03.40 Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:14.06.00
04.35 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.67 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
05.05 Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor No. 401 Rec: 07.05.98
06.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00 Swahili Programme: The qualities of The Holy Prophet (SAW) Host: Abdul Basit Shahid Sahib
07.35 Swahili Programme: Darsul Hadith
07.55 Special Report: A Flower Exhibition ®
08.30 Al Maidah: A Cookery Programme 'How to prepare minced meat with peppers'
09.00 Liqaa Ma'al Arab: ®
09.55 Indonesian Service: Various Items
10.55 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
11.25 Urdu Asbaaq: Lesson No.67 ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Shrompachar: Various Items
13.30 Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec: 14/06/00 ®
14.25 A Page From The History Of Ahmadiyyat
14.50 Tarjumatul Quran: Class No.215 ®
15.55 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
16.25 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.67 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Mulaqat
19.20 Liqaa Ma'al Arab ®
20.30 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.25 Taaroof
21.45 Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
22.50 Special Report: A Flower Exhibition
23.25 Urdu Asbaaq: Lesson No.67 ®

Thursday 18th October 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.45 Children's Corner: Guldasta No. 63
01.15 Children's Corner: Nasirat of Rabwah
01.45 Homeopathy Class: By Hazoor. No. 48 Rec: 29.11.94
02.50 Aina: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat Host: Laiq A. Abid Sb.
03.30 Q/A Session: With Hazoor Rec.23.11.97 With English Speaking Guests
04.30 Learning Languages: Learning Chinese With Usman Chou Sb. Lesson No. 15
05.05 Urdu Class: By Hazoor. Lesson No. 281 Rec: 30.05.97
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Sindhi Programme: Various Items
07.45 Sindhi Programme: 40 Gems
08.00 Aina: ®
08.40 Documentary: Garam Chashmah
09.00 Urdu Class: By Hazoor ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
10.55 Children's Corner: Guldasta ®
11.25 Learning Chinese: Class no. 15
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: F/S Rec.01.12.95 With Bengali Translation
13.40 Q/A Session : With Hazoor Rec.23.11.97®
13.41 Darsul Malfoozat
14.50 Homeopathy Class: Lesson No.48 ®
14.55 Children's Corner: Guldasta ®
16.25 Learning Chinese: ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Various Items
18.55 Urdu Class: By Hazoor ®
19.55 Documentary: ®
20.15 Q/A Session: With English Speakers ®
21.15 Speech: On the topic of 'Ansarullah ki Zimadariya' by Abdus Salam Tahir Sahib
21.40 Homeopathy Class: Lesson No.48®
22.45 Aina: ®
23.25 Learning Chinese: ®

Friday 19th October 2001

00.05 Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.50 Children's Class: Lesson No.69 (Canada)
01.50 Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
02.50 MTA Sports: Salana Football Tournament
03.40 Safar Hum Nay Kiya: Visit to Jheeka Gali
04.00 Lajna Magazine: Prog. No.15
04.50 Urdu Class: By Hazoor Lesson No.278 Rec.19.05.97
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.50 Siraiky Programme: F/ S – Rec.01.08.97 With Siraiky Translation
07.55 MTA Sports: Salana Football Tournament ®
08.50 Urdu Class: Lesson No.278 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
10.30 Bengali Shomprachar: Various Items
11.00 Seeratun Nabi (SAW)
11.50 Darood Shareef
12.0 Friday Sermon: By Hazoor
13.05 Tilawat, MTA News
13.35 Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
14.35 Safar Hum Nay Kiya: Visit to Jheeka Gali ®
14.55 Friday Sermon: Rec.19.10.01®
15.55 Children's Class: Lesson No.70 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Aurore La vie du Saint Prophete Mohammad (SAW)
18.40 French Programme: Various Items
18.55 Urdu Class: Lesson No.278 ®
20.05 Friday Sermon: By Hazoor ®
21.05 Safar Hum Nay Kiya: Visit to Jheeka Gali ®
21.25 Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
22.20 Lajna Magazine: Prog. No.16 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan
23.05 MTA Sports: Salana Football Tournament ®

Saturday 20th October 2001

00.05 Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
00.45 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Prog.
01.20 Kehkashan Programme: 'Amanat' Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.45 Friday Sermon: Rec.19.10.01®
02.45 Computers for Everyone: Part 120 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.25 German Mulaqat: ®
04.25 Urdu Asbaq: Lesson No.19
04.55 Liqaa Ma'al Arab: Session No.402 Rec:12.05.98
06.05 Tilawat, News, Darsul Hadith
06.40 MTA Mauritius: Caravane 2000
07.30 Tabbarukat: Speaker Mau. Abdul M.Khan Sb. J/S Rabwah 1970
08.20 Safar Hum Nay Kiya: Chitraal
09.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.402 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Question and Answer Session with Huzoor
11.30 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item ®
12.05 Tilawat, MTA News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 German Mulaqat: With Hazoor ®
14.35 Computers for Everyone: Part 120 ®
15.05 Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 04.02.00
15.55 Children's Class: By Hazoor- Rec.20.10.01
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Caravanne 2000 ®
19.00 Liqaa Ma'al Arab : ®
20.00 Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.37
20.30 German Mulaqat: With Hazoor ®
21.30 Computers for Everyone: Part 120 ®
22.00 Children's Class: By Hazoor ®
23.00 Quiz Khutbat-e-Imam: ®
23.25 Question and Answer Session with Huzoor ®

Sunday 14th October 2001

00.05 Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
01.00 Children's Corner: Moshaira
01.25 Children's Corner: Kudak No.17
01.40 Dars-ul-Quran: Lesson No.15 Rec. 06.01.99
03.10 Hamari Kaenat: No.112
03.30 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec. 14.10.01
04.30 Learning French: Lesson No.16
04.55 Urdu Class: Lesson No.279 – Rec.10.05.97
06.05 Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
07.00 Dars-ul-Quran: Lesson No.15®
08.30 Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 10
09.05 Urdu Class: Lesson No.279 ®
10.10 Indonesian Programme: Various Items
11.05 Children's Class by Hazoor ®
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
14.40 Hamari Kaenat: No.112 ®
15.00 Friday Sermon by Hazoor Rec.19.10.01®
16.00 Children's Corner: Kudak No.18 ®
16.15 Le Francais C'est Facile Lesson No.16 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 English Programme
19.00 Urdu Class: Lesson No.279 ®
20.15 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.15 Hamari Kaenat: No.112 ®
21.35 Dars-ul-Quran: No.15®
23.05 Documentary: A visit to Sawat Pakistan
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.16 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, October 12, 2001 Issue No. 41

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

پیلگا(Kperiga)غانا(مغربی افریقہ) میں حال ہی میں تعمیر ہونے والی

خوبصورت احمدیہ مسجد کا افتتاح

(رپورٹ :فهیم احمد خادم ـمبلغ سلسلہ غانا)

Upper East Regionمیں پیلگا (Kperiga)کے مقام پر اس سال ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی۔اس مسجد کا افتتاح حال ہی میں ہوا جس میں وہاں کے پیراماؤنٹ چیف Mr.Mamuni Bawumiah کے علاوہ وہاں کے دیگر چیف صاحبان اور دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔ یہ مسجد بورکینا فاسو جانے والی سڑک کے کنارے پر واقعہ ہے۔ آنے جانے والے مسلمان مسافر یہاں نماز ادا کرتے ہیں۔

اس کی تعمیر میں بہت سے احباب نے حصہ لیا ہے لیکن ان میں نمایاں نام مکرم ڈاکٹر محمد یوسف آڈوسئی صاحب کا ہے۔ مکرم علیم محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے مسجد پر کلمہ طیبہ اور دیگر آیات قرآنیہ تحریر کیں۔اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کی تعمیر میں کسی بھی رنگ میں حصہ لیا۔

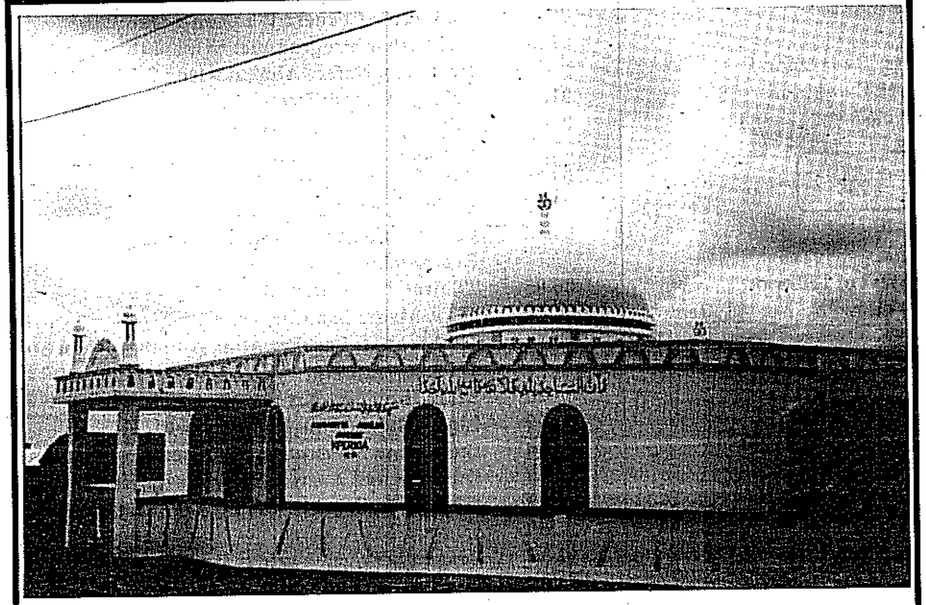

گھانا کے اپر ایسٹ ریجن میں نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ پلیگا کا ایک خوبصورت منظر

صدر مملکت ریپبلک آف گھانا،

ہز ایکسی لینسی John Agyekum Kufuor کا خصوصی پیغام

بر موقع انٹر نیشنل جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء بمقام منہائم۔ جرمنی

انٹر نیشنل جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر ۲۶ر اگست کو آخری اجلاس میں گھانا کے وزیر داخلہ آنریبل الحاجی مالک الحسن یعقوبو صاحب نے گھانا کے صدر مملکت ہز ایکسی لینسی John Agyekum Kufuor کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔اس پیغام میں انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد کے علاوہ گھانا میں تعلیم، صحت اور زراعت کے میدانوں میں نیز گھانا کے عوام کی اخلاقی وروحانی ترقی کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہتے ہوئے گھانا میں اتحاد، امن، ترقی اور فلاح کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ ذیل میں اس پیغام کا متن ہدیہ قارئین ہے:

Message from His Excellency The President of the Republic of Ghana to the Annual International Convention of The Ahmadiyya Muslim Jamaat scheduled to be held in Mannheim, Fedrel Republic of Germany from 24th-26th August 2001.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad
Khalifatul Masih IV,
Your Holiness,
Assalamo Alaikum Warahmatullahe Wabarakaatuh!

The representitative in Ghana of your Holiness, Maulvi A. Wahab Adam, the Ameer & Missionary incharge of the Ahmadiyya Muslim Mission in Ghana, has delivered to me the kind invitation of Your Holiness to attend the historic and epoch making International Convention of the Ahmadiyya Muslim Jamaat scheduled to be held at Mannheim in the Federal Republic of Germany from 24th - 26th August 2001.

In accepting the Invitation of Your Holiness, I have asked Hon. Alhaji Malik Al-hassan Yakubu, Minister of the Interior and member of the Parliament for Yendi, who is also a Member of your respected Muslim religious Community in Ghana, to represent me and my Government at the International Convention and to convey to Your Holiness and the participants of the Convention sincere and heartfelt congratulations on this blessed occasion.

Being the first in the millennium, the Convention must have special significance for Your Holiness, the Ahmadiyya Community and the world at large.

I wish to take this opportunity to express my deepest appreciation and gratitude to Your Holiness not only for your fervent prayers that led to peaceful elections in Ghana but also for Your Holiness warm and touching congratulatory message to me on my election as President of the Republic of Ghana.

Since its establishment in the country in 1921, the Ahmadiyya Muslim Jamaat has made and continues to make tremendous contribution to the socio economic development of Ghana, specially in the fields of education, health & agriculture.

Even more importantly, the Ahmadi faith is well known for its disciplined adherents. The Ahmadi Muslims being Disciplined, have had a major influence on the moral and spiritual development of Ghanians as a whole.

My government hopes that this level of moral and spiritual development displayed by Ahmadi Muslims will be helpful in promoting my government's policy of Zero Tolerance of corruption in Public life in Ghana.

I also pray that your meeting will encourage the spirit of tolerance among religious faiths needed for our countries to develope and be active participants in the globalized world.

Ahmadi businessmen are well known for their enterprise and business acumen,I trust that they will find the new business-friendly atmosphere in Ghana attractive enough for them to invest in our country.

While I wish the Convention very faithful deliberations, may I request Your Holiness to continue to pray for the success of the **Positive change** that my Government has promised the people of Ghana.

I wish also to request Your Holiness to continue to pray for the unity, peace, progress and prosperity of Ghana.

Please accept once again our warmest congratulations.

May the most Gracious and Ever Merciful Allah bless you all.

John Agyekum Kufuor
President of the
Republic of Ghana

"جو قوم اپنی آئندہ نسل کی روحانی ترقی کا خیال نہیں رکھتی اس کا روحانی فیض بند ہو جاتا ہے"
(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔